ترجمہ

نور اللمعة فی خصائص الجمعة

بنام

جمعہ کی 101 خصوصیات

تالیف

امام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ

مترجم

علامہ مولانا ابو حمزہ محمد عمران المدنی حفظہ اللہ

جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان

ترجمہ

نوراللّمعة فی خصائص الجمعة

بنام

جمعہ کی 101 خصوصیات

تالیف

امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمة

مترجم

علامہ مولانا ابوحمزہ محمد عمران المدنی مدظلہ العالی

(مدرّس جامعۃ النور و مفتی دارالافتاء محمدی)

ناشر

جمعیت اشاعت اہلسنّت، پاکستان

نورمسجد، کاغذی بازار، میٹھادر، کراچی

رابطہ:021-32439799

نام کتاب	:	نور اللمعة فی خصائص الجمعة
تالیف	:	امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمة
مترجم	:	علامہ مولانا ابوحمزہ محمد عمران المدنی مدظلہ العالی
سن اشاعت	:	رمضان المبارک 1437ھ۔جون 2016ء
سلسلۂ اشاعت نمبر	:	266
تعداد اشاعت	:	4500
ناشر	:	جمعیت اشاعت اہلسنّت (پاکستان)

نورمسجد کاغذی بازار میٹھادر، کراچی، فون:32439799

خوشخبری: یہ رسالہ website: www.ishaateislam.net پر موجود ہے۔

فہرست

پیش لفظ

جمعہ کے دن کو اللہ پاک نے معزز و مکرم بنایا ہے اس کی عظمت دوسرے دنوں سے بالاتر ہے، قرآن وحدیث میں اس کے فضائل ومناقب بہت تفصیل سے بیان کیے گئے ہیں۔اس کی شام پُر نور، رات باعظمت، صبح بارونق اور دن بابرکت ہے، اس کے لیل ونہار اپنے دامن میں ڈھیر سارے خیرات و برکات رکھتے ہیں، اس میں بہت سارے خوش نصیبوں کے لیے جنت کے فیصلے کیے جاتے ہیں تو بہت سے گنہگاروں کو جہنم سے چھٹکارے کا پروانہ ملتا ہے، اس میں ایک گھڑی ایسی بھی آتی ہے کہ اس میں بندہ جو جائز مقصد مانگ لے معطی پروردگار عطا کر دیتا ہے، اس دن میں کی ہوئی عبادت اور دنوں کی بہ نسبت زیادہ ثواب رکھتی ہے، اس میں درود پاک کی قیمت کئی گُنا بڑھ جاتی ہے۔

یہ رسالہ امام جلال الدین سیوطی متوفی ۹۱۰ ھ کی تصنیف ہے جس میں جمعہ کی خصوصیات بیان کی گئی ہیں اور اسے جامعۃ النور کے سینئر مدرس حضرت علامہ ابوحمزہ محمد عمران المدنی نے اردو زبان میں منتقل کر کے تخریج وتحقیق کے بعد عوام المسلمین کے فائدے کے لئے پیش کیا۔

جمعیت اشاعت اہلسنّت (پاکستان) قارئین کے لئے مفید جانتے ہوئے اسے اپنے سلسلہ اشاعت نمبر ۲۶۶ پر شائع کرنے کا اہتمام کر رہی ہے۔اللہ تعالیٰ مؤلّف کی قبر پر ڈھیروں رحمتیں نازل فرمائے اور مترجم کو علم دین کی خدمت کی مزید توفیق مرحمت فرمائے اور ان کی اس سعی کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔آمین

محمد عرفان المانی

شرفِ انتساب

میں اپنی اس کاوش کو **اصحابِ بدر** رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی طرف منسوب کرتا ہوں

اور ان کے توسّط سے اپنے والد مرحوم **’’حاجی محمد اقبال نوری مرحوم‘‘** کی طرف

منسوب کرتا ہوں جن کی محبتوں اور شفقتوں کو میں کبھی بھی فراموش نہیں کر سکتا

جنہوں نے زندگی کے ہر ہر موڑ پر میری رہنمائی فرمائی،

آج بھی ان کی شفقتوں کو یاد کر کے آنکھیں نم ہو جاتی ہیں،

ان ہی کی دعاؤں کی برکت ہے کہ آج میں کچھ پڑھنے اور لکھنے کے قابل ہوا ہوں۔

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں بصد عجز و نیاز یہ قرآنی دعا کرتا ہوں:

﴿رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيرًا﴾ (بنی اسرائیل: ۱۷/ ۲۴)

اے میرے رب! تو ان دونوں (میرے ماں باپ) پر رحم کر جیسا کہ ان دونوں نے مجھے بچپن میں پالا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ میری اس کاوش کو قبول فرماتے ہوئے

اسے میری، میرے والدین کی اساتذہ کرام، اور جمیع اہلِ خانہ کی

بلا حساب و کتاب بخشش و مغفرت کا ذریعہ بنائے۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنِّیْ رَبِّ اغْفِرْ لِی وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِینَ وَالْمُؤْمِنَاتِ آمین

ابوحمزہ محمد عمران المدنی

حالات مؤلّف

نام ونسب: امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ کا نسب یوں ہے: عبدالرحمٰن بن ابوبکر کمال الدین ناصر الدین محمد بن ہمام الدین سیوطی شافعی۔

سیوطی کہلائے جانے کی وجہ: آپ کے آباءِ واجداد ''اسیوط'' نامی شہر میں رہتے تھے اس بناء پر آپ سیوطی کہلاتے ہیں۔

ولادتِ باسعادت: علامہ سیوطی علیہ الرحمۃ رجب المرجب کی پہلی تاریخ ۸۴۹ھ کو مغرب کے بعد مصر کے شہر قاہرہ میں پیدا ہوئے۔

کنیت اور القاب: آپ کی مشہور کنیت جلال الدین ہے، جبکہ ابن الکتب اور ابن الفضل بھی آپ کی کنیت ہے۔

بچپن کے حالات: علامہ سیوطی علیہ الرحمۃ کی عمر مبارک پانچ سال تھی اس وقت آپ کے والد گرامی کا انتقال ہوگیا، والد صاحب کے انتقال کے بعد آپ کی تربیت و پرورش محقق علی الاطلاق کمال الدین ابن ہمام علیہ الرحمۃ نے فرمائی انہوں نے آپ کی تعلیم وتربیت کا خصوصی انتظام فرمایا۔

تعلیم کا آغاز: علامہ سیوطی علیہ الرحمۃ نے آٹھ سال کی عمر سے قبل ہی قرآن مجید حفظ کرلیا تھا، نیز کم عمری میں آپ نے فقہِ شافعی کی متعدد کتب حفظ کرلی تھیں، فقہِ شافعی میں مقام حاصل کرنے کے لیے آپ نے امام بلقینی علیہ الرحمۃ کی صحبت کو لازم کرلیا، ان کے وصال کے بعد ان کے صاحبزادے سے پھر امام شرف الدین مناوی علیہ الرحمۃ سے، اور امام تقی الدین شبلی حنفی علیہ الرحمۃ سے مختلف علوم کا درس لیا نیز آپ نے امام جلال الدین محلّی سے علیہ الرحمۃ امام محیّ الدّین کافیجی علیہ الرحمۃ سے، امام سیف الدین حنفی علیہ الرحمۃ سے وغیرہ سے اکتسابِ فیض کیا۔

حافظ الحدیث: علامہ سیوطی علیہ الرحمۃ کو دو لاکھ احادیث یاد تھیں آپ کا یہ قول بھی علماء نے نقل کیا: اگر مجھے دو لاکھ سے زائد احادیث ملتیں تو میں انہیں بھی یاد کرلیتا۔

شرفِ بیعت: علامہ سیوطی علیہ الرحمۃ حضرت کامل محمد بن عمر شاذلی علیہ الرحمۃ سے سلسلۂ شاذلیہ میں بیعت ہوئے اور علامہ کمال الدین ابن امام المالکیہ محمد بن محمد شافعی علیہ الرحمۃ سے خرقۂ تصوف پہنا اور انہوں نے آپ کو اجازت عطا فرمائی۔

مقامِ مجتہد اور مقامِ مجدد: اللہ تعالی نے آپ کو اجتہاد اور تجدید دین کے عظیم مقام اور مرتبہ پر فائز فرمایا، بطورِ تحدیث نعمت آپ نے اس کی تصریح اپنی کتب میں فرمائی اور متعدد اکابر علماء نے آپ کے ان دونوں دعووں کی تصدیق کرتے ہوئے آپ کو نویں صدی کا مجدد اور قرار دیا۔

علامہ سیوطی علیہ الرحمۃ کی بعض کتب کے اسماء: علامہ موصوف نے متعدد علوم پر بیسیوں کتب تحریر فرمائی جن میں سے بعض کے نام یہ ہیں:

(١) الإتقان فی علوم القرآن (٢) إتمام الدراية لقراء النقاية (٣) الأحاديث المنيفة (٤) الأرج فی الفرج (٥) الاذكار فی ما عقده الشعراء من الآثار(٦) إسعاف المبطإ فی رجال الموطأ (٧) الأشباه والنظائرفی العربية ، (٨) الأشباه والنظائرفی فروع الشافعية (٩)الاقتراح فی أصول النحو (١٠) الإكليل فی استنباط التنزيل (١١) الألفاظ المعربة (١٢) الألفية فی مصطلح الحديث (١٣) الألفية فی النحو واسمها الفريدة (١٤) وله شرح عليها (١٥) إنباه الأذكياء لحياة الأنبياء (١٦) بغية الوعاة فی طبقات اللغويين والنحاة (١٧) التاج فی إعراب مشكل المنهاج (١٨) تاريخ أسيوط(١٩) تاريخ الخلفاء (٢٠)التحبير لعلم التفسير (٢١) تحفة المجالس ونزهة المجالس(٢٢) تحفة الناسك (٢٣) تدريب الراوی (٢٤) ترجمان القرآن (٢٥) تفسير الجلالين (٢٦) تنوير الحوالك فی شرح موطأ الإمام مالك(٢٧) الجامع الصغير(٢٨)جمع الجوامع (٢٨) الحاوی للفتاوی (٢٩) حسن المحاضرة فی أخبار مصر والقاهرة (٣٠)الخصائص الكبری (٣١)درّ السحابة فی من دخل مصر من الصحابة (٣٢) الدر المنثور فی التفسير بالمأثور (٣٣)الدر النثير فی تلخيص نهاية ابن الأثير(٣٤)الدرر المنتشرة فی الأحاديث

المشتهرة(۳۵) نوراللّمعة فی خصائص الجمعة اسی آخری کتاب کا ترجمہ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

نبی پاک ﷺ سے علامہ سیوطی کا تعلق : علامہ سیوطی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں : میں نے خواب میں حضور ﷺ کی زیارت کی تو حضور ﷺ سے عرض کیا : کیا میں آپ ﷺ کو ''جمع الجوامع'' میں سے کچھ پڑھ کر سناؤ ؟ تو حضور ﷺ نے فرمایا: شیخ الحدیث ! پڑھ کر سناؤ ! آپ فرماتے تھے :حضور کا مجھے شیخ الحدیث کہہ کر مخاطب کرنا میرے لیے دنیا اور مافیہا سے بڑھ کر بشارت ہے۔

علامہ سیوطی علیہ الرحمۃ نے فرمایا: میں نے خواب میں نبی پاک ﷺ کی زیارت کی اور عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! کیا میں جنت والوں میں سے ہوں حضور ﷺ نے ارشادفرمایا: ہاں ! میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! میں بغیر کسی عتاب کے جنت میں داخل ہوں گا ؟ ارشادفرمایا:تمہارے لیے یہی ہے۔

علامہ سیوطی سے کسی نے دریافت کیا: آپ نے بیداری میں حضور ﷺ کی زیارت کتنی بار کی ہے؟ارشادفرمایا: ۷۰ سے زیادہ بار میں نے نبی پاک ﷺ کی بیداری کے عالم میں زیارت کی ہے۔

علامہ سیوطی کا سفرِ آخرت : انتقال سے قبل علامہ سیوطی علیہ الرحمۃ نے بعض علمی مشاغل، درس وتدریس، افتاء کوترک کر دیا تھا اوراپنی توجہ بالخصوص عبادت وریاضت اور تصنیف وتالیف کی طرف کر لی تھی گوشہ نشین ہوکر آپ ان کاموں میں مشغول ہوگئے تھے، انتقال سے سات دن قبل آپ کی بائیں کلائی پر ورم آ گیا جس میں شدید تکلیف تھی اسی تکلیف میں جمعہ کے دن ۱۹ جمادی الاولیٰ کودریائے نیل کے کنارے واقع روضۃ المقیاس میں آپ علیہ الرحمۃ نے انتقال فرمایااور قاہرہ میں بابِ قرافہ کےقرب میں آپ کودفن کیا گیا۔

نوراللّمعة

فی

خصائص الجمعة

بسم الله الرحمن الرحیم

تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے اس امت کو اپنے پاس جمع کردہ روشن فضیلتوں کے ساتھ خاص فرمایا اور درود وسلام کا نزول ہو ہمارے سردار محمد ﷺ پر جو سب سے بہترین مخلوق ہیں، حمد وصلاۃ کے بعد ابن قیم نے ''کتاب الھدیٰ'' میں جمعہ کی بیس سے زائد خصوصیات ذکر کی ہیں اور اس سے متعدد خصوصیات ذکر کرنا باقی رہ گئیں ہیں اور میں نے مناسب سمجھا کہ میں انہیں تفصیل کے ساتھ اس رسالے میں ذکر کروں اختصار کے ساتھ ان خصوصیات کے دلائل کو بیان کروں میں نے ان خصوصیات کو تلاش کیا تو میں نے جمعہ کے دن کی سو خصوصیات کو پایا۔ اور اللہ ہی توفیق دینے والا ہے۔

خصوصیت نمبر 1: جمعہ کے دن کا اس امت کی عید ہونا

حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جمعہ عید کا دن ہے اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے اسے مسلمانوں کے لیے مقرر کیا ہے، پس جو نمازِ جمعہ کے لیے آئے تو اسے چاہیے کہ وہ غسل کرلے اور خوشبو لگائے اور تم مسواک کرنے کو لازم پکڑ لو!(۱)

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول اللہ ﷺ نے ایک جمعہ میں ارشاد فرمایا: اے مسلمانوں کے گروہ! یہ وہ دن ہے جسے اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے تمہارے لیے بنایا ہے، پس تم غسل کرو! اور تم پر مسواک کرنا لازم ہے۔(۲)

خصوصیت نمبر 2: تنہا جمعہ کے روزہ رکھنا مکروہ ہے

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی ہرگز فقط جمعہ کے دن روزہ نہ رکھے مگر یوں کہ جمعہ سے پہلے روزہ رکھ لے یا بعد میں۔(۳)

۱۔ سنن ابن ماجه ، كتاب أقامة الصّلاة والسّنّة فيها ، (٨٣) باب ما جاء فى الزّينة يوم الجمعة ، برقم: ١٠٩٨ ، ١/٣٤٩

۲۔ سنن ابن ماجه ، كتاب أقامة الصّلاة والسّنّة فيها ، (٨٣) باب ما جاء فى الزّينة يوم الجمعة ، برقم: ١٠٨٩ ، ١/٣٤٩

۳۔ المعجم الأوسط ،باب الحاء ، من اسمه الحسن ، برقم: ٣٤٣٣، ٣/ ٣٧٢

حضرت سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے جمعہ کے دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا۔(٤)

حضرت سیدتنا اُمّ المؤمنین حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ جمعہ کے دن ان کے پاس تشریف لائے تو وہ روزہ سے تھیں، حضور ﷺ نے استفسار فرمایا: کیا تم نے کل روزہ رکھا تھا؟ انہوں نے عرض کیا: جی نہیں! آپ ﷺ نے پھر پوچھا: کیا تمہارا کل روزہ رکھنے کا ارادہ ہے؟ انہوں نے عرض کیا: جی نہیں! تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تو تم افطار کرلو!(٥)

حضرت سیدنا عبادۃ بن ابی اُمَیّہ ازدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں ازدی قبیلہ کے ساتھ بارگاہِ رسالت میں جمعہ کے دن حاضر ہوا، آپ ﷺ کے سامنے جو کھانا رکھا تھا آپ نے مجھے اس کھانے کے لیے بلایا، ہم نے عرض کیا: ہم روزہ دار ہیں۔ ارشاد فرمایا: کیا تم نے کل روزہ رکھا تھا؟ ہم نے عرض کیا: جی نہیں! ارشاد فرمایا: کیا تم لوگ کل روزہ رکھو گے؟ ہم نے عرض کیا: جی نہیں! تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تو روزہ افطار کرلو اور تنہا جمعہ کا روزہ نہ رکھو!(٦)

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمام راتوں میں سے جمعہ کی رات کو شب بیداری کے لیے خاص نہ کرو! اور تمام دنوں میں سے جمعہ کے دن کو روزہ کے لیے خاص نہ کرو مگر یوں کہ دیگر کسی ایسے دن میں جن میں تم روزہ رکھتے ہو جمعہ کا دن آجائے۔(٧)

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ہمارا صحیح مذہب یہ ہے کہ تنہا جمعہ کے دن روزہ رکھنا مکروہ ہے اور اسی پر جمہور نے جزم کیا ہے اور دوسری وجہ یہ ہے کہ جمعہ کا روزہ اس کے لیے مکروہ ہے

٤۔ صحيح البخارى ،كتاب الصّوم ، باب صوم يوم الجمعة ، برقم : ١٩٨٥، ٣/ ٤٢

٥۔ صحيح البخارى، كتاب الصّوم، باب صوم يوم الجمعة، برقم: ١٩٨٦، ٣/ ٤٢

٦۔ المستدرك على الصّحيحين، كتاب معرفة الصّحابة، ذكر جناده بن أبى أميّة الأزدى، برقم: ٦٥٥٧، ٣/ ٧٠٤

٧۔ صحيح مسلم، كتاب الصّوم، باب كراهة صوم يوم الجمعة منفردا، برقم: ١٤٨۔ (١١٤٤)، ٢/ ٨٠١

جو روزہ رکھے گا تو اس کا روزہ رکھنا اس کے لیے عبادت سے مانع ہوگا اور روزہ اس کو کمزور کردے گا، اس کی دلیل احمد، ترمذی، نسائی وغیرہ کی حدیث پاک ہے، حضرت سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ جمعہ کے دن کا روزہ کم ہی ترک کیا کرتے تھے۔(۸)

جو تنہا جمعہ کے دن روزہ رکھنے کو مکروہ کہتے ہیں، وہ اس دلیل کے جواب میں کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ جمعرات کا روزہ رکھا کرتے تھے، پس اس کے ساتھ جمعہ کا دن بھی ملا لیتے تھے۔

اور اس حکمت کے بارے میں اختلاف ہے جس کے سبب جمعہ کا روزہ مکروہ ہے اور صحیح قول وہی ہے جسے امام نَوَوِی رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر کیا کہ جمعہ کے دن روزہ رکھنا اس لیے مکروہ ہے کہ جمعہ کے دن بہت سی عبادتیں مشروع کی گئی ہیں جیسے ذکر، دعا، قرآن مجید کی تلاوت، نبی پاک ﷺ پر درود بھیجنا اسی لیے مستحب ہوا کہ جمعہ کے دن روزہ نہ رکھا جائے تا کہ ان افعال کی ادائیگی پر زیادہ قوت ہو اور نشاط کے ساتھ بغیر تھکان اور تکلیف کے مشروعہ عبادات ادا کی جاسکیں اور یہ حج کرنے والے شخص کے حال کی نظیر ہے کہ حاجی کے لیے بھی اس حکمت کے پیشِ نظر عرفات میں روزہ نہ رکھنا بہتر ہے۔

امام نَوَوِی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اگر یہ اعتراض کیا جائے کہ اگر جمعہ کے دن روزہ نہ رکھنے کی حکمت یہی ہو تو جمعہ کے ساتھ ایک دن قبل کا یا ایک دن بعد کا روزہ ملانے سے بھی کراہت دور نہیں ہونی چاہئے کیونکہ مذکورہ معنی تو اب بھی موجود ہے۔

اس کا جواب یہ ہے کہ جمعہ سے ایک روز قبل یا ایک دن بعد روزہ رکھنے سے جو فضیلت حاصل ہوتی ہے اس سے وہ نقصان جو جمعہ کے دن وظائف میں واقع ہوتا ہے وہ دور ہو جاتا ہے۔

اور ایک قول یہ ہے کہ جمعہ کے روزہ کے مکروہ ہونے کی حکمت اس کی تعظیم میں مبالغہ کا خوف ہے کہ کہیں اس دن کی تعظیم میں مبالغہ کے سبب لوگ فتنہ میں پڑ جائیں جیسا کہ ایک قوم (یہودی) ہفتہ کی تعظیم میں مبالغہ کے سب فتنہ میں پڑ گئی۔

امام نَوَوِی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ باطل ہے درست نہیں ہے کہ نماز جمعہ، (مذکورہ) تمام

۸۔ سنن التّرمذی، کتاب الصّوم، باب ما جاء فی صوم یوم الجمعة، برقم: ۷۴۲، ۱۰۹/۳

احکام شرعیہ اور عبادات اسلام اور تعظیم جو جمعہ کے دن کے لیے ہے دیگر دنوں کے لیے نہیں ہے۔

ایک قول یہ ہے کہ جمعہ کے دن روزہ مکروہ قرار دینے کی حکمت یہ ہے کہ کوئی اس روزہ کے واجب ہونے کا اعتقاد نہ کرلے۔

امام نَوَوِی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ علت بیان کرنا بھی درست نہیں ہے کیونکہ جمعہ کے علاوہ دیگر ایام میں بھی روزہ مستحب ہے یہ وہ اقوال ہیں جو امام نَوَوِی رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر کئے ہیں

بعض علماء نے جمعہ کے دن روزہ مکروہ ہونے کی علت یہ بیان کی کہ جمعہ کا دن عید کا ہوتا ہے اور عید کے دن روزہ نہیں ہوتا اور اسے امام ابن حجر نے اختیار کیا ہے اور اس کی تائید حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی اس مرفوع حدیث سے ہوتی ہے: جمعہ کا دن عید کا دن ہے پس تم اپنے عید کے دن کو روزہ کا دن نہ بنا لو مگر یوں کہ ایک دن اس سے پہلے روزہ رکھو! یا ایک دن اس کے بعد روزہ رکھو!(۹)

حضرت سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: تم میں سے جو مہینے میں نفلی روزہ رکھنا چاہے تو اسے چاہئے کہ جمعرات کو روزہ رکھے اور جمعہ کے دن روزہ نہ رکھے کہ وہ کھانے پینے اور ذکر کا دن ہے۔(۱۰)

اور بعض دیگر علماء نے کہا: بلکہ جمعہ کے دن روزہ رکھنے کو مکروہ قرار دینے کی حکمت یہودیوں کی مخالفت کرنا ہے کہ وہ خاص اپنی عید کے دن ہی روزہ رکھتے ہیں۔

پس ان کی مشابہت سے روکا گیا ہے جیسا کہ عاشورہ کے روزے میں یہودیوں کی مخالفت کی گئی ہے ایک دن پہلے یا ایک دن بعد روزہ رکھنے کے ساتھ اور میرے (علامہ سیوطی کے) نزدیک یہی قول مختار ہے کہ اس پر کوئی اعتراض وارد نہیں ہوتا ہے۔(۱۱)

۹۔ المستدرك، کتاب الصّوم، برقم: ۱۵۹۵، ۶۰۳/۱

۱۰۔ مصنّف ابن أبي شيبة، کتاب الصّوم، باب ما ذکر فی صوم یوم الجمعة، برقم: ۹۲۴۳، ۳۰۲/۲ فلیکن صومه بدل فلیصم و بزیادة

۱۱۔ ہم احناف کے ہاں خصوصیت کے ساتھ صرف جمعہ کا روزہ رکھنا مکروہ ہے جیسا کہ ”بہار شریعت“ ۱/۵/۱۰۱۴ میں ہے

خصوصیت نمبر 3: شبِ جمعہ کو قیام کے ساتھ خاص کرنا مکروہ ہے

اس کی دلیل سابقہ حدیث پاک ہے مگر حضرت سیدنا مالک بن انس کی صاحبزادی سے روایت ہے: ان کے والد شبِ جمعہ کو عبادت کے ساتھ زندہ کیا کرتے تھے۔

خصوصیت نمبر 4: جمعہ کے دن فجر کی نماز میں ''الم تنزیل'' اور ''هَلْ اَتٰی عَلَی الْاِنْسَانِ'' پڑھنا

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن نمازِ فجر میں ''**الٓمّ سجدہ**'' اور ''**هَلْ اَتٰی عَلَی الْاِنْسَانِ**'' پڑھا کرتے تھے۔(۱۲)

اور اس باب میں حضرت سیدنا ابن عباس، حضرت سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہما وغیرہ سے روایت ہے، حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر ہمیشگی کیا کرتے تھے۔(۱۳)

اور ان سورتوں کو جمعہ کے دن پڑھنے کی حکمت اس سورتوں کے مضامین کی طرف اشارہ کرنا ہے جیسا کہ حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش، قیامت کے دن کے احوال کہ حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کی پیدائش جمعہ کے دن ہوئی، قیامت بھی جمعہ ہی کے دن واقع ہوگی، یہ حکمت حضرت ابن دحیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ذِکر کی ہے، بعض نے سورتوں کو خاص کرنے کی حکمت ان میں زائد سجدوں کا ہونا بیان کی۔

حضرت سیدنا امام نخعی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: جمعہ کے دن صبح کی نماز میں ایسی سورت پڑھنا مستحب ہے جس میں زائد سجدہ ہو۔

حضرت سیدنا امام نخعی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے: انہوں نے جمعہ کے دن سورۂ مریم پڑھی۔

حضرت سیدنا ابن عون رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: لوگ جمعہ کے دن نمازِ فجر میں ایسی سورت پڑھا کرتے تھے جس میں سجدۂ تلاوت ہوتا۔

۱۲۔ صحیح البخاری، کتاب الجمعة، باب ما يقرء فی صلاة الفجر يوم الجمعة، برقم: ۸۹۱، ۲/۵

۱۳۔ المعجم الصّغير، باب الميم، من اسمه محمّد، برقم: ۹۸۶، ۲/۱۷۸

خصوصیت نمبر 5: بیشک جمعہ کے دن کی فجر کی نماز اللہ تعالیٰ کے نزدیک تمام نمازوں سے افضل ہے۔

حضرت سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: آپ رضی اللہ عنہ نے نمازِ فجر میں جمران کو نہیں پایا، پس جب جمران آپ رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا تو آپ رضی اللہ عنہ نے استفسار فرمایا: تمہیں کس چیز نے نمازِ فجر میں آنے سے مشغول کر دیا تھا؟ کیا تم نہیں جانتے کہ جمعہ کے دن کی فجر کی نماز مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ اللہ تو الی کے نزدیک تمام نمازوں سے افضل ہے۔

امام بیہقی نے ان الفاظ کے ساتھ روایت بیان کی: بیشک اللہ عزوجل کے نزدیک افضل ترین نماز جمعہ کے دن کی فجر کی باجماعت نماز ہے۔(۱۴)

حضرت سیدنا ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نمازوں میں سے کوئی نماز جمعہ کے دن کی فجر کی نماز باجماعت سے بڑھ کر اللہ عَزَّ وَجَلَّ نزدیک افضل نہیں ہے۔ اور میں گمان کرتا ہوں کہ تم میں سے جو بھی اس نماز میں حاضر ہوگا اس کی بخشش کر دی جائے گی۔(۱۵)

خصوصیت نمبر 6: نمازِ جمعہ کا دو رکعت کے ساتھ خاص ہونا جبکہ دیگر ایام میں نماز فرض چار رکعت ہوتی ہے۔

خصوصیت نمبر 7: جمعہ کی نماز ایک حج کے برابر ہے۔

حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جمعہ مسکینوں کا حج ہے۔(۱۶)

حضرت سیدنا سعید بن مسیّب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مجھے جمعہ نفلی حج سے زیادہ محبوب ہے۔

۱۴۔ شعب الأيمان، کتاب الصّلاة، فضل الصّلاة علی النّبیّ صلی اللہ علیہ وسلم، برقم: ۲۷۸۳، ۴/۴۴۱

۱۵۔ مجمع الزّوائد، کتاب الصّلاة، باب ما يقرء فيها، برقم: ۳۰۲۰، ۲/۱۶۸

۱۶۔ کشف الخفاء، حرف الجيم، برقم: ۱۰۷۶، ۱/۳۸۶

خصوصیت نمبر 8: جمعہ کی نماز میں جہری تلاوت ہونا جبکہ دن کی دیگر نمازوں میں سرّی تلاوت کی جاتی ہے۔

خصوصیت نمبر 9: جمعہ کی نماز میں سورۂ جمعہ اور سورۂ منافقین پڑھنا

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا کہ آپ ﷺ جمعہ کی نماز میں سورۂ جمعہ اور سورۂ اذا جاء ك المنافقون پڑھتے تھے۔(١٧)

امام طبرانی نے ''المعجم الأوسط'' میں یہ الفاظ زائد روایت کئے ہیں: رسول اللہ ﷺ پہلی رکعت میں سورۂ جمعہ پڑھا کرتے تھے اور اس کے ساتھ مسلمانوں کو ترغیب دلایا کرتے تھے اور دوسری رکعت میں سورۂ منافقون پڑھتے تھے اور اس کے ساتھ منافقین کو ڈراتے تھے۔(١٨)

خصوصیت نمبر 10: جماعت ہونا

خصوصیت نمبر 11: چالیس افراد کا ہونا

خصوصیت نمبر 12: شہر میں ایک جگہ جمعہ ہونا

خصوصیت نمبر 13: سلطان کی اجازت ہونا خواہ اسے شرط قرار دیا جائے یا مستحب جیسا کہ یہ کُتبِ فقہ میں ثابت ہے۔

جمعہ کی نماز کے لیے چالیس افراد کا ہونا اس تعداد کے اختصاص کی قوی ترین دلیل حضرت سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی یہ روایت ہے: سنت اس پر جاری ہے کہ چالیس یا اس سے زائد میں جمعہ ہے۔(١٩)

١٧۔ صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرین و قصرها، باب ما یقرء فی صلاة الجمعة، برقم:٦١ ـ(٨٧٧) ، ٥٩٧/٢

١٨۔ المعجم الأوسط ، باب الواو ، من اسمه ولید ، برقم : ٩٢٧٩، ١١٢/٩

١٩۔ السنن الکبری للبیهقی ،کتاب الجمعة ، باب العدد الذین اذا کانوا فی قریة ـ ـ ، برقم : ٣٥٠٧، ٢٥٢/٣

=

خصوصیت نمبر 14: رسول اللہ ﷺ کا خاص جمعہ کی نماز ترک کرنے والوں کے گھروں کو جلا دینے کا ارادہ فرمانا

حضرت سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں کے بارے میں جو جمعہ سے پیچھے رہ جاتے تھے فرمایا: میں نے ارادہ کیا کہ کسی شخص کو لوگوں کو جماعت نماز پڑھانے کا حکم دوں پھر میں ان لوگوں کے گھر جلا دوں جو (بغیر کسی عذرِ شرعی کے) جمعہ کی نماز سے پیچھے رہ جاتے ہیں (یعنی بغیر ضرورت نماز چھوڑتے ہیں)۔(٢٠)

خصوصیت نمبر 15: جمعہ چھوڑنے والے کے دل پر مہر لگا دیا جانا

حضرت سیدنا ابن عمر اور حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگ ضرور باز رہیں جمعہ چھوڑنے سے ورنہ اللہ عزوجل ان کے دلوں پر مہر کر دے گا پھر بیشک وہ غافلوں میں سے ہو جائیں گے۔(٢١)

حضرت سیدنا ابو الجعد ضمری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص تین جمعہ سُستی کی بناء پر چھوڑ دے گا اللہ عَزَّ وَجَلَّ اس کے دل پر مہر لگا دے گا۔(٢٢)

حضرت سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص بغیر ضرورت تین جمعہ ترک کر دے گا اللہ عَزَّ وَجَلَّ اس کے دل پر مہر کر دے گا۔(٢٣)

= عندالاحناف چار افراد ہوں تب بھی نمازِ جمعہ درست ہو جاتی ہے، عندالاحناف ایک ہی شہر میں ایک سے زائد جگہ جمعہ کی نماز درست ہے یونہی عندالاحناف فی زمانہ سلطان والی شرط کا بھی اعتبار نہیں جس شخص میں امامت کی شرائط ہوں وہ جمعہ کی نماز پڑھا سکتا ہے۔

٢٠۔ المستدرك ، کتاب الجمعة ،برقم: ١٠٨٠، ٤٣٠/١

٢١۔ صحیح مسلم ،کتاب صلاة المسافرین و قصرها ، باب التّغلیظ فی ترك الجمعة ، برقم : ٤٠ ـ (٨٦٥)، ٥٩١/٢

٢٢۔ سنن أبی داود ، کتاب الصّلاة ، باب التشدید فی ترك الجمعة ، برقم : ١٠٥٢ ، ٢٧٧/١

٢٣۔ سنن ابن ماجه ، کتاب اقامة الصّلاة و السنّة فیها، باب فیمن ترك الجمعة من غیر عذر ، برقم :١١٢٦، ٣٥٧/١

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: جو بغیر کسی مرض کے تین جمعہ ترک کر دے گا اللہ عَزَّ وَجَلَّ اس کے دل پر نفاق کی مہر لگا دے گا اور وہ منافق ہے۔(۲۴)

حضرت سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: جو جان بوجھ کر بغیر کسی مرض کے تین جمعہ ترک کرے گا اللہ عَزَّ وَجَلَّ اس کے دل پر نفاق کی مہر لگا دے گا۔(۲۵)

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو بغیر عذر جمعہ چھوڑ دے قیامت کے دن اس کے پاس کوئی عذر نہیں ہوگا۔(۲۶)

حضرت سیدنا سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم جمعہ میں حاضر رہو! اور امام سے قریب رہو! بیشک ایک شخص جمعہ سے پیچھے وہ جاتا ہے پس وہ جنت سے پیچھے ہو جاتا ہے حالانکہ وہ اہلِ جنت میں سے ہوتا ہے۔(۲۷)

خصوصیت نمبر 16: جمعہ ترک کرنے والے کے لیے کفارہ مشروع ہونا

حضرت سیدنا سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو بغیر عذر جمعہ چھوڑ دے تو اسے چاہیے کہ وہ ایک دینار اور اگر نہ پائے تو آدھا دینار صدقہ کرے۔(۲۸)

حضرت سیدنا قدامۃ بن وبرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کا جمعہ بغیر کسی عذر کے فوت ہو جائے تو ایک درہم یا آدھا درہم ایک صاع یا آدھا صاع گیہوں صدقہ دے۔(۲۹)

۲۴۔ کنزالعمّال، کتاب الصّلاة، الباب السّادس فی صلاة الجمعة ...، الفصل الثانی فی وجوب الجمعة و أحکامها، برقم: ۲۱۱۴۶، ۷/۷۳۱

۲۵۔ لم أجد

۲۶۔ شرح السنّة للبغوی، کتاب الجمعة، باب وعید من ترك الجمعة من غیر عذر، ۴/۲۱۷

۲۷۔ المسند للامام أحمد، مسند البصریین، برقم: ۲۰۱۱۲، ۳۳/۳۰۲

۲۸۔ سنن ابو داود، کتاب الصّلاة، باب کفّارة من ترکها، برقم: ۱۰۵۳، ۱/۲۷۷

۲۹۔ المستدرك علی الصحیحین، کتاب الجمعة، برقم: ۱۰۳۶، ۱/۴۱۶

خصوصیت نمبر 17: خطبہ ہونا

خصوصیت نمبر 18: بوقتِ خطبہ خاموش رہنا

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جمعہ کے دن امام کے خطبہ دیتے وقت جب تم نے اپنے ساتھی سے کہا: چپ ہو جاؤ! تو بیشک تم نے لغو حرکت کی۔(۳۰)

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے جمعہ کے دن اچھی طرح سے وضو کیا، پھر مسجد میں آیا، خطبہ سنا اور خاموش بیٹھا رہا تو اس کے دو جمعوں کے درمیان کئے گئے نیز مزید تین دن کے گُناہ بخش دیئے جائیں گے، اور جس نے خطبہ کے وقت کنکریوں کو چھوا، تو بیشک اس نے بیہودہ کام کیا۔(۳۱)

حضرت سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے جمعہ کے دن غسل کیا، اور اپنی عورت کی خوشبو میں خوشبو لگائی اگر اس کے پاس خوشبو تھی اور صاف ستھرے کپڑے پہنے، پھر اس نے لوگوں کی گردنوں کو نہیں پھلانگا، اور نہ ہی خطبہ کے وقت کچھ لغو کام کیا تو یہ افعال کفّارہ ہو جائیں گے اس جمعہ سے آئندہ جمعہ تک اور جس نے دورانِ خطبہ لغو کیا، اور لوگوں کی گردنیں پھلانگی اس کے لیے نمازِ ظہر ہے۔(۳۲)

حضرت سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن سورۂ تبارک پڑھی اس حال میں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر لوگوں کو اللہ کے دن یاد دلا رہے تھے اسی دوران مجھے حضرت سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ اور حضرت سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ نے مجھے آنکھ سے اشارہ کیا، اور حضرت سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے پوچھا: یہ سورت کب نازل ہوئی؟ میں نے ان

۳۰۔ صحیح البخاری، کتاب الجمعة، باب الانصات یوم الجمعة ...، برقم: ۹۳۴، ۲/۱۲

۳۱۔ صحیح مسلم، کتاب الجمعة، باب فضل من استمع و أنصت الخطبة، برقم:م (۲۷) ۔ ۸۵۷، ۲/۵۸۸

۳۲۔ سنن أبی داود، کتاب الصّلاة، باب الغسل یوم الجمعة، برقم: ۳۴۷، ۱/۹۵

کی بات کو سنا اور اسی وقت انہیں اشارہ کیا کہ خاموش رہو! پھر جب لوگ نماز جمعہ سے لوٹے تو حضرت سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے آپ سے پوچھا تھا کہ یہ سورت کب نازل ہوئی تھی؟ لیکن آپ نے مجھے نہیں بتایا؟ یہ سن کر حضرت سیدنا اُبَیّ رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ کو اپنی نماز سے آج کچھ نہیں ہے مگر وہی جو آپ نے لغو کیا، حضرت سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور اس واقعہ کو ذکر کیا اور حضرت اُبَیّ رضی اللہ عنہ نے جو بات کہی تھی وہ عرض کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اُبَیّ نے سچ کہا۔(۳۳)

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس وقت امام خطبہ دے رہا ہو اس وقت سبحان اللہ بھی نہ کہو!(۳٤)

حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے امام کے خطبہ کے دوران کلام کیا وہ اس گدھے کی طرح ہے جو اپنی پیٹھ پر کتابیں لادتا ہے اور جو دورانِ خطبہ کلام کرنے والے سے کہے: خاموش رہو! اس کے لیے جمعہ (کا ثواب) نہیں۔(۳۵)

خصوصیت نمبر 19: امام کے منبر پر بیٹھنے کے وقت نماز کا حرام ہو جانا

حضرت سیدنا سعید بن مسیّب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: امام نماز کو توڑ دیتا ہے اور اس کا کلام (خطبہ) کلام کو قطع کر دیتا ہے۔

حضرت سیدنا ثعلبہ بن ابو مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے زمانے میں جمعہ کے دن نماز پڑھا کرتے تھے، پس جب حضرت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ خطبہ کے لیے تشریف لاتے تو ہم آپس میں بات چیت کرتے اور جب وہ کلام کرتے (خطبہ دیتے) تو ہم خاموش ہو جاتے۔(۳٦)

۳۳۔ سنن ابن ماجه ،كتاب اقامة الصلاة والسنّة فيها ، باب ما جاء فى الاستماع للخطبة والانصات له ، برقم: ۱۱۱۱، ۳۵۲/۱

۳٤۔ لم أعتد عليه

۳۵۔ المسند للامام أحمد ، مسند عبداللّٰه بن عبّاس ، برقم : ۲۰۳۳، ۴۷۵/۳

۳٦۔ موطأ مالك برواية محمّد بن حسن الشيبانى ، باب القرأة فى صلاة الجمعة-- ، برقم : ۲۲۷، ۸۷/۱

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے "شَرْحُ الْمُهَذَّبِ" میں فرمایا: جب امام منبر پر بیٹھ جائے تو اس وقت نفل نماز شروع کرنا حرام ہو جاتا ہے اور اگر اس وقت آدمی نماز میں ہو وہ نماز کو مختصر کرے اس پر اجماع ہے اسے امام ماوردی وغیرہ نے ذکر کیا ہے، امام بغوی علیہ رحمۃ اللہ القوی نے فرمایا: برابر ہے کہ اس نے سنتیں پڑھی ہوں یا نہ پڑھی ہوں۔

امام نَوَوِی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: فقط امام کے منبر پر بیٹھنے کے ساتھ ہی لوگوں کے لیے نماز پڑھنا ممنوع ہو جاتا ہے اور نفلی نماز کا ممنوع ہونا یا اذان دیئے جانے پر موقوف نہیں ہے اسی کی امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے اصحاب نے تصریح فرمائی ہے۔

حضرت سیدنا محمد بن قیس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سُلَیک رضی اللہ عنہ کو دو رکعت پڑھ لینے کا حکم دیا تھا اس وقت سرکار صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دینے سے رُک گئے تھے حتّٰی کہ حضرت سیدنا سُلَیک رضی اللہ عنہ نماز سے فارغ ہو گئے۔(۳۷)

خصوصیت نمبر 20: بوقت خطبہ احتباء کی حالت میں بیٹھنے کی ممانعت ہونا

حضرت سیدنا معاذ بن انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امام کے خطبہ دیتے وقت احتباء کی حالت میں بیٹھنے سے منع فرمایا۔(۳۸)

امام ابو داود نے فرمایا: حضرت سیدنا ابن عمر اور حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہما امام کے خطبہ دیتے وقت احتباء کی حالت میں بیٹھتے تھے۔ جلیل القدر صحابہ اور تابعین نے فرمایا: خطبہ سننے کے دوران اس حالت میں بیٹھنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے اور مجھے خبر نہیں پہنچی کہ سوائے حضرت سیدنا عبادہ بن نسی رضی اللہ عنہ کے کسی اسے مکروہ قرار دیا ہو۔(۳۹)

اور امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ایک قوم نے خطبہ سنتے وقت احتباء کی حالت میں بیٹھنے کو مکروہ کہا ہے اور دیگر لوگوں نے اس طرح بیٹھنے کی رخصت دی ہے۔ امام نَوَوِی رحمۃ اللہ علیہ نے

۳۷۔ نصب الراية ، كتاب الصّلاة ، باب صلاة الجمعة ، ۲۰۳/۲

۳۸۔ سنن أبى داود، كتاب الصّلاة ، باب الاحتباء والامام يخطب ، برقم : ۱۱۱۰، ۲۹۰/۱

۳۹۔ سنن أبى داود، كتاب الصّلاة ، باب الاحتباء والامام يخطب ، برقم:۱۱۱۱، ۲۹۰/۱

"شرح المهذّب" فرمایا: خطبہ سنتے وقت احتباء کی حالت میں بیٹھنا امام شافعی، امام مالک، امام احمد، امام اوزاعی اور اصحابِ رائے (احناف) کے نزدیک مکروہ نہیں ہے؛ بعض محدِّثین کرام نے مذکورہ بالا حدیث کی بناء پر اسے مکروہ قرار دیا ہے اور امام خطابی نے فرمایا: دورانِ خطبہ حالتِ احتباء میں بیٹھنے کی کراہت اس لیے ہے کہ اس حالت میں بیٹھنے سے نیند آجاتی ہے اور وضو ٹوٹ جاتا ہے اور یہ حالت خطبہ سننے میں رکاوٹ بنتی ہے۔ (۴۰)

خصوصیت نمبر 21: نصف النّہار کے وقت جمعہ کے دن نفل نماز کا مکروہ نہ ہونا

حضرت سیدنا ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے جمعہ کے دن کے علاوہ نصف النّہار کے وقت نفل پڑھنے کو مکروہ قرار دیا، اور فرمایا: بیشک جمعہ کے دن جہنم کو بھڑکایا نہیں جاتا۔ (۴۱)

خصوصیت نمبر 22: جمعہ کے دن جہنم کو بھڑکایا نہیں جاتا

اس کی دلیل ماقبل حدیث پاک ہے۔

خصوصیت نمبر 23: جمعہ کے دن غسل کا مستحب ہونا

حضرت سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے جو جمعہ کے لیے آئے اسے چاہیے کہ وہ غسل کرلے۔ (۴۲)

۴۰۔ احتباء سے مراد رانوں کو پیٹ سے ملائے اور دونوں گھٹنوں کو ہاتھوں کی بندش میں لے لیا دونوں گھٹنوں کو کسی کپڑے وغیرہ سے باندھ لے۔

۴۱۔ سنن أبی داود، کتاب الصّلاة، باب الصّلاة یوم الجمعة قبل الزّوال، برقم: ۱۰۸۳، ۲۸۴/۱
عندالاحناف اس حوالے سے جمعہ کا کوئی استثناء نہیں ہے جمعہ کے دن بھی بوقتِ نصف النہار نماز پڑھنا مکروہ ہے خواہ نفل نماز ہو یا فرض۔

۴۲۔ صحیح البخاری، کتاب الجمعة، باب هل علی من لم یشهد الجمعة غسل ---، برقم: ۸۹۴، ۵/۲

حضرت سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہر بالغ پر جمعہ کا غسل لازم ہے۔ (۴۳)

حضرت سیدنا ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: جو جمعہ کے دن غسل کرے وہ اگلے جمعہ تک طہارت میں رہے گا۔ (۴۴)

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو جمعہ کے دن غسل کرے گا اس کے گُناہ اور خطائیں مٹادی جائیں گی پس جب وہ چلے گا تو اس کے ہر قدم کے بدلے اُسے بیس نیکیاں ملیں گی پس جب وہ نماز سے فارغ ہوکر پلٹے گا تو اسے دوسو سال کے عمل کا اجر دیا جائے گا۔ (۴۵)

حضرت سیدنا ابواُمامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک جمعہ کے دن کا غسل خطاؤں کو بال کی جڑوں سے خوب اچھی طرح کھینچ لیتا ہے۔ (۴۶)

خصوصیت نمبر 24: جمعہ کے دن جماع کرنے میں دو اجر ہیں

حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم میں سے کوئی اس بات سے عاجز ہے کہ ہر جمعہ اپنی زوجہ سے جماع کرے کہ بیشک اس میں اس کے لیے دو ثواب ہیں اس کے خود اپنے غسل کا ثواب، اور اس کی بیوی کے غسل کرنے کا ثواب ہے۔ (۴۷)

حضرت سیدنا مکحول رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ان سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا گیا جو جمعہ کے دن غسل جنابت کرتا ہے؟ آپ نے فرمایا: جو شخص ایسا کرے اس کے لیے دو اجر ہیں۔

۴۳۔ صحیح البخاری، کتاب الجمعة، باب فضل غسل یوم الجمعة، برقم: ۸۷۹، ۲/۲

۴۴۔ المستدرك علی الصّحیحین، کتاب الجمعة، برقم: ۱۰۴۴، ۴۱۹/۱

۴۵۔ المعجم الأوسط، باب العین، من اسمه عبدالله، برقم: ۴۴۱۳، ۳۵۳/۴

۴۶۔ المعجم الکبیر، باب الصّاد، من اسمه صدی، برقم: ۷۹۶۶، ۲۵۶۸ (عندالاحناف جمعہ کا غسل مفتی بہ قول کے مطابق سنت ہے)

۴۷۔ شعب الایمان، فضل الجمعة، برقم: ۲۷۳۱، ۴۰۹/۴

خصوصیت نمبر 25: مسواک کرنے کا مستحب ہونا
خصوصیت نمبر 26: خوشبو لگانے کا مستحب ہونا
خصوصیت نمبر 27: تیل لگانے کا مستحب ہونا
خصوصیت نمبر 28: ناخن تراشنے کا مستحب ہونا
خصوصیت نمبر 29: بال دور کرنے کا مستحب ہونا

حضرت سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ پر یہ گواہی دیتا ہوں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جمعہ کے دن کا غسل ہر بالغ پر لازم ہے اور چاہیئے کہ وہ مسواک کرے اور خوشبو لگائے بشرطیکہ موجود ہو۔(۴۸)

ایک صحابی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین چیزیں ہر مسلمان پر حق ہے جمعہ کے دن غسل کرنا، مسواک کرنا اور خوشبو لگانا اگر موجود ہو۔(۴۹)

حضرت سیدنا سلمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے، اور بقدرِ استطاعت طہارت حاصل کرے اور تیل میں سے تیل لگائے اور اپنے گھر کی خوشبو میں سے خوشبو لگائے پھر دو افراد میں فرق نہ کرے پھر نماز پڑھے جو اس کے لیے مقدر ہو پھر امام کے خطبے کے وقت وہ خاموش رہے تو اس کے اس جمعہ اور آئندہ جمعہ کے درمیان کے گُناہ بخش دیئے جائیں گے۔(۵۰)

حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! جمعہ کا دن جب یہ دن ہو تو تم غسل کرو! اور چاہیئے کہ تم میں سے کوئی خوشبو لگائے تو اپنی

۴۸۔ صحیح البخاری، کتاب الجمعة، باب الطیب للجمعة، برقم: ۸۸۰، ۳/۲

۴۹۔ مصنّف ابن أبی شیبة، کتاب الجمعة، فی غسل الجمعة، برقم: ۴۹۹۷، ۱/۴۳۴

۵۰۔ صحیح البخاری، کتاب الجمعة، باب الدّهن للجمعة، برقم: برقم: ۸۸۳، ۳/۲

دو افراد کے درمیان فرق نہ کرے اس سے مراد یا تو یہ ہے کہ دو شناسا افراد جو یکجا بیٹھے ہوں ان کے درمیان میں جا کر نہ بیٹھے کہ اس سے ان کو ایذاء ہوگی یا پھر مراد یہ ہے کہ نمازِ جمعہ کے لیے اتنی تاخیر سے نہ جائے کہ لوگوں کی گردنیں پھلانگنی پڑیں۔

خوشبو میں سے بہترین خوشبو یا تیل لگائے! (۵۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ جمعہ کے دن نماز سے جانے سے پہلے اپنے ناخن مبارک اور اپنی مبارک مونچھیں تراشا کرتے تھے۔(۵۲)

حضرت سیدتنا عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے جمعہ کے دن ناخن تراشے اسے (اگلے) جمعہ تک بُرائی سے بچالیا جائے گا۔(۵۳)

حضرت سیدنا راشد بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کہا کرتے تھے: جس نے جمعہ کے دن غسل کیا اور مسواک کیا، اور اپنے ناخن تراشے تو بیشک اس نے (اپنے اوپر جنت کو) واجب کرلیا۔

حضرت سیدنا مکحول رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جس نے جمعہ کے دن اپنے ناخن تراشے اور مونچھیں پست کیں وہ زرد پانی سے نہیں مرے گا۔

حضرت سیدنا حمید بن عبدالرحمٰن حمیدی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: کہا جاتا ہے کہ جو جمعہ کے دن ناخن تراشے گا، اللہ عَزَّ وَجَلَّ اس سے بیماری کو دور فرمائے گا اور شفا کو داخل فرمائے گا۔(۵۴)

خصوصیت نمبر 30: جمعہ کے دن بہترین کپڑے پہننے کا مستحب ہونا

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے جمعہ کے دن غسل کیا اور مسواک کی اور موجود ہونے کی صورت میں خوشبو لگائی اور بہترین کپڑے پہنے پھر نکلے حتّٰی کہ مسجد آئے اور لوگوں کی گردنیں نہ پھلانگے پھر نماز پڑھے جتنی اللہ چاہے اور جب امام خطبے کے لیے نکلے تو خاموش رہے تو یہ اس جمعہ اور اس سے ماقبل جمعہ کے درمیان ہونے والے گُناہوں کا کفّارہ ہو جائے گا۔(۵۴)

حضرت سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک

۵۱۔ المستدرك، کتاب اللّباس، برقم: ۷۳۹۴، ۴/۲۰۹

۵۲۔ مسند البزار، مسند أبی حمزة أنس بن مالك، برقم: ۸۲۹۱، ۱۵/۶۵

۵۳۔ المعجم الأوسط، باب العین، من اسمه عبدالرحمن، برقم: ۴۷۴۷، ۵/۸۵

۵۴۔ المستدرك، کتاب الجمعة، برقم: ۱۰۴۶، ۱/۴۱۹

چادر تھی جسے آپ ﷺ عیدین اور جمعہ میں پہنا کرتے تھے۔(۵۵)

حضرت سیدنا ابن سلام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: تم میں سے کسی کو کیا ہے کہ اگر اسے طاقت ہو تو وہ عام طور پر پہنے جانے والے دو کپڑوں کے علاوہ جمعہ کے دن کے لیے دو کپڑے بنالے۔(۵۶)

حضرت سیدتنا عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ ﷺ کے پاس دو کپڑے تھے جنہیں آپ ﷺ جمعہ میں پہنتے تھے پس جب آپ ﷺ جمعہ سے واپس آتے تو ہم اسے دوسرے جمعہ کے لیے لپیٹ کر رکھ دیتے۔(۵۷)

حضرت سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک اللہ اور اس کے فرشتے جمعہ کے دن عمامہ پہننے والوں پر رحمت بھیجتے ہیں۔(۵۸)

خصوصیت نمبر 31: مسجد میں عود سلگانا

حضرت سیدنا حسن بن علی بن حسین بن حسن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے جمعہ کے دن مسجد میں خوشبو کرنے کا حکم فرمایا۔(۵۹)

حضرت سیدنا مکحول رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنی مساجد کو اپنے بچوں سے، اپنے پاگلوں سے، اپنی خرید وفروخت سے اور اونچی آوازوں سے اور

۵۵۔ السنن الکبری للبیهقی ، کتاب الجمعة ، باب ما یستحبّ من الارتداء ببرد ، برقم : ۵۹۸۵ ، ۳۵۰/۳

۵۶۔ سنن أبی داود ، کتاب الصّلاة ، باب اللّبس یوم الجمعة ، برقم : ۱۰۷۸ ، ۲۸۲/۱

۵۷۔ المعجم الأوسط ، باب الحاء ، من اسمه حجّاج ، برقم : ۳۵۱٦ ، ۲۴/۴

۵۸۔ مجمع الزّوائد ، کتاب الصّلاة ، باب التبکیر الی الجمعة ، برقم : ۳۰۷۵ ، ۱۷٦/۲

۵۹۔ مصنّف ابن أبی شیبة ،کتاب الجمعة ،باب ما یستحبّ ما یقرء الانسان فی یوم الجمعة ،برقم:۵۵۷۵ ،۴۸۳/۱

ہتھیاروں سے بچاؤ! اور ہر جمعہ کے دن اپنی مسجدوں میں خوشبو کرو!(۶۰)

حضرت سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ ہر جمعہ کو مسجد میں خوشبو کیا کرتے تھے۔(۶۱)

خصوصیت نمبر 32: جمعہ کے دن مسجد میں اوّل وقت جانا

حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم جمعہ کے دن مسجد میں اوّل وقت جایا کرتے تھے اور جمعہ کے بعد قیلولہ کیا کرتے تھے۔(۶۲)

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے جمعہ کے دن غسل کیا، پھر پہلی گھڑی میں مسجد آ گیا تو گویا اس نے اونٹ کی قربانی کی، اور جو دوسری گھڑی میں آیا، گویا اس نے گائے قربان کی، اور جو تیسری گھڑی میں آیا، اس نے گویا سینگ والا مینڈھا قربان کیا، اور جو چوتھی گھڑی میں آیا، اس نے گویا مرغی قربان کی اور جو پانچویں گھڑی میں آیا، اس نے گویا ایک انڈہ صدقہ کیا پس جب امام خطبہ دینے کے لیے آتا ہے تو فرشتے خطبہ سننے کے لیے حاضر ہو جاتے ہیں۔(۶۳)

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب جمعہ کا دن ہوتا ہے تو مسجد کے ہر دروازے پر فرشتے ہوتے ہیں وہ پہلے آنے والے پھر بعد میں آنے والوں کے نام لکھتے رہتے ہیں حتی کہ جب امام خطبہ دینے کے لیے منبر پر بیٹھتا ہے تو ان رجسٹروں کو لپیٹ لیتے ہیں اور خطبہ سننے آ جاتے ہیں۔(۶۴)

۶۰۔ سنن ابن ماجه ، کتاب المساجد الجماعات ، باب ما یکره فی المساجد ، برقم : ۷۵۰ ، ۲۴۷/۱ بتغیّرمّا

۶۱۔ مصنّف ابن أبی شیبة ، کتاب صلاة التطوّع --- ، فی تخلیق المساجد ، برقم : ۷۴۴۵ ، ۱۴۱/۲

۶۲۔ صحیح البخاری ،کتاب الجمعة ، باب وقت الجمعة اذا زالت الشّمس ، برقم : ۹۰۵ ، ۷/۲

۶۳۔ صحیح البخاری ،کتاب الجمعة ، باب فضل الجمعة ، برقم : ۸۸۱ ، ۳/۲

۶۴۔ صحیح البخاری ،کتاب الجمعة ، باب ذکر الملائکة ، برقم : ۳۲۱۱ ، ۱۱۱/۴

حضرت سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ جمعہ کی نماز کے لیے آئے تو انہوں نے تین افراد پایا جوان سے پہلے مسجد میں آچکے تھے تو حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے (تعجب اور افسوس سے) کہا: میں چار میں سے چوتھا ہوں، چار میں سے چوتھا کیا ہے؟ (یعنی: اس کے لیے ثواب میں کمی ہے) میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: بے شک قیامت کے دن اللہ سے لوگ بیٹھے گے اپنے جمعہ کی مقدار جانے کے پہلا، دوسرا، تیسرا۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: بے شک قیامت کے دن اللہ سے لوگ بیٹھے ہوں گے یعنی: اللہ کے عرش اور اس کی کرامت کے نیچے ہوں گے۔ (٦٥)

حضرت سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: صبح اوّل وقت میں جمعہ کے لیے آؤ! بے شک اللہ عَزَّ وَجَلَّ جمعہ کے دن جنتیوں کے لیے ظاہر ہوگا جنتی اس وقت سفید مشک کے ٹیلے پر ہوں گے تو اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے نزدیک تر وہ ہوگا جیسا کہ دنیا میں جمعہ کے لیے قریب تھے۔ (یعنی: جو جمعہ کی نماز کے لیے دنیا میں جلدی جایا کرتے تھے وہ اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے نزدیک ہوں گے۔)(٦٦)

حضرت سیدنا قاسم بن مخمرۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب آدمی اوّل وقت میں جمعہ کے لیے جاتا ہے تو اس کے قدم ایسے ہوں گے کہ ایک قدم پر اس کا درجہ بڑھے گا اور ایک قدم پر گُناہ کا کفّارہ لکھا جائے گا اور اس کے حق میں ہر پیچھے آنے والوں کے مقابلے میں ایک ایک قیراط ثواب لکھا جائے گا۔ (٦٧)

خصوصیت نمبر 33: شدید گرمی کے باوجود جمعہ کے دن نماز کو ٹھنڈا کرنا مستحب نہیں ہے بخلاف دیگر ائمہ کے

حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب شدید گرمی ہوتی تو نمازِ جمعہ کے علاوہ رسولِ بے مثال، بی بی آمِنہ کے لال ﷺ ظہر کی نماز کو ٹھنڈے وقت میں پڑھتے۔

٦٥۔ شعب الایمان، کتاب الصّلاۃ، فضل الجمعة، برقم: ٢٧٣٥، ٤/٤١٤

٦٦۔ الزهد والرقائق لابن المبارك، باب صفة النار، ١٣/٢

٦٧۔ حلية الأولياء، فمن الطبقة الأولى من التابعين، ٨١/٦

خصوصیت نمبر 34: قیلولہ اور دوپہر کے کھانے کا مؤخّر ہونا

حضرت سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم قیلولہ اور دوپہر کا کھانا جمعہ کے بعد کرتے تھے۔ (٦٨)

حضرت سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نمازِ جمعہ پڑھا کرتے تھے پھر قیلولہ ہوتا تھا۔ (٦٩)

حضرت سیدنا محمد بن سیرین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جمعہ کے دن نمازِ جمعہ سے قبل سونا مکروہ ہے اور جمعہ سے قبل سونے والے کے بارے میں سخت بات کہی جاتی تھی، لوگ اس کے بارے میں کہا کرتے تھے: جمعہ سے قبل سونے والے کی مثل اس لشکر کی طرح ہے جو سو جائے، اور آپ جانتے ہیں کہ جو لشکر سو جاتا ہے وہ مراد کو نہیں پاسکتا۔

خصوصیت نمبر 35: جمعہ کے لیے جانے والے کے ثواب کو کئی گُنا ہونا اور ہر قدم کے بدلے اسے ایک سال کا ثوب ملنا

حضرت سیدنا اوس بن اوس ثقفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: جو جمعہ کے دن غسل کرائے اور غسل کرے پھر اوّل وقت میں جمعہ کے لیے جائے اور اوّل وقت میں خطبہ پائے پیدل جائے سوار نہ ہو اور امام سے قریب رہے، اور بغور خطبہ سنے، اور کچھ لغو نہ کرے تو اسے ہر قدم کے بدلے ایک ایسے سال کی عبادت کا ثواب ملے جس کے دن میں روزہ ہو اور رات میں قیام۔ (٧٠)

اور اسی کی مثل حدیثِ پاک بسندِ صحیح حضرت سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔

٦٨۔ صحیح البخاری، کتاب الجمعة، باب قو اللّٰه: اذا قضیت الصّلاة ---، برقم ٩٣٩: ، ١٣/٢

٦٩۔ صحیح البخاری، کتاب الجمعة، باب القائلة بعد الجمعة، برقم: ٩٤١، ١٣/٢

٧٠۔ سنن أبي داود، کتاب الطهارة، باب فی الغسل یوم الجمعة، برقم: ٣٤٥، ٩٥/١

حضرت سیدنا یحییٰ بن یحییٰ غسانی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تیرا مسجد کی طرف جانا، اور تیرا پھر (مسجد سے) گھر والوں کی طرف آنا ثواب میں برابر ہے۔ (۷۱)

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی حدیث پاک میں ہے: جب آدمی نمازِ جمعہ کے لیے چلتا ہے تو ہر قدم کے بدلے اس بیس سال کی عبادت کا ثواب ملتا ہے۔ (۷۲)

خصوصیت نمبر 36: جمعہ کے دن دو اذانیں ہوتی ہیں، نمازِ فجر کے علاوہ کسی دوسری نماز کے لیے دو اذانیں نہیں ہوتیں (۷۳)

حضرت سیدنا سائب بن یزید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کے اور حضرت سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے مقدس زمانے میں جمعہ کے دن اذان اس وقت ہوتی جب امام منبر پر بیٹھتا، پس جب حضرت سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کا دورِ خلافت آیا، لوگوں کی کثرت ہوگئی، تو آپ نے مقامِ زَوراء میں دوسری اذان کا اضافہ کردیا پھر امر اس پر ثابت ہوگیا۔ (۷۴)

خصوصیت نمبر 37: جب تک خطیب خطبہ دینے کے لیے نہ آجائے اس وقت تک عبادت میں مشغول رہنا

اس بارے میں حضرت سیدنا ثعلبہ بن مالک رضی اللہ عنہ کا اثر پہلے گزر چکا۔

۷۱۔ المطالب العالیة، کتاب الصّلاة، باب فضل المشی الی المساجد باللیل، برقم: ۵۶۸، ۳۴۲/۴

۷۲۔ المعجم الأوسط، باب الجیم، من اسمه جبرون، برقم: ۳۳۹۷، ۳۵۷/۳
اس حدیث پاک کی سند ضعیف ہے۔ اور ضعیف حدیث فضائل اعمال میں معتبر ہوتی ہے جیسا کہ ''الأذکار'' للنووی میں اس کی صراحت موجود ہے۔

۷۳۔ نمازِ فجر کے لیے دو اذانوں سے مراد اذانِ فجر اور اقامت کے درمیان تثویب یعنی نماز کا وقت شروع ہوجانے کا اعلان کرنا ہے

۷۴۔ صحیح البخاری، کتاب الجمعة، باب التأذین عند الخطبة، برقم: ۹۱۶، ۹/۲

خصوصیت نمبر 38: جمعہ کے دن سورۂ کہف پڑھنا

حضرت سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو جمعہ کے دن سورۂ کہف پڑھے گا، اس کے لیے دو جمعوں کے درمیان اللہ عَزَّ وَجَلَّ نور روشن فرمادے گا۔

ایک موقوف روایت میں یہ الفاظ ہیں: اللہ عَزَّ وَجَلَّ اس کے اور بیتِ عتیق (کعبہ) کے درمیان نور روشن کردے گا۔ (۷۵)

حضرت سیدنا خالد بن معدان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جو امام کے نکلنے سے قبل سورۂ کہف پڑھے گا تو وہ اس جمعہ سے دوسرے جمعہ تک اس کے گناہوں کے لیے کفّارہ ہوگا اور اس سورت کا نور کعبہ تک پہنچے گا۔ (۷۶)

حضرت سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو جمعہ کے دن سورۂ کہف پڑھے گا اس کے قدموں سے آسمان کی بلندی تک نور روشن ہوگا وہ قیامت کے دن اسے روشنی دے گا، اور دو جمعوں کے درمیان کے اس کے (صغیرہ) گناہوں کو بخش دیا جائے گا۔ (۷۷)

حضرت سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو بروزِ جمعہ سورۂ کہف پڑھے گا اسے آٹھ دن تک حفاظت میں لے لیا جائے گا اور اگر ان دنوں میں دجّال نکلا تو اُس کی دجّال سے بھی حفاظت کی جائے گی۔ (۷۸)

۷۵۔ المستدرك علی الصّحیحین، کتاب التفسیر، تفسیر سورة الکهف، برقم: ۳۳۹۲، ۳۹۹/۲

۷۶۔ شعب الایمان، تعظیم القرآن، فصل فی فضائل السور و الآیات، ذکر سورة هود، برقم: ۲۲۲۰، ۸۶/۴

۷۷۔ الترغیب والترهیب للمنذری، کتاب الجمعة الترغیب فی صلاة الجمعة، برقم: ۱۰۹۸، ۲۹۸/۱

۷۸۔ الأحادیث المختارة، برقم: ۴۲۹، ۵۰/۲، بزیادة من کلّ فتنة بعد "الی ثمانیة أیّام"

خصوصیت نمبر 39: شبِ جمعہ سورۂ کہف پڑھنا

حضرت سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جو شبِ جمعہ سورۂ کہف پڑھے گا اس کے مقام سے خانۂ کعبہ تک نور روشن ہوگا۔(۷۹)

خصوصیت نمبر 40: نمازِ جمعہ کے بعد سورۂ اخلاص، معوّذتین اور سورۂ فاتحہ پڑھنا

حضرت سیدتنا اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما بیان کرتی ہیں: جو نمازِ جمعہ پڑھے پھر جمعہ کے بعد سات سات بار "قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ"، "مُعَوِّذَتَيْن" (سورہ الفلق، سورہ الناس) اور سورۂ فاتحہ پڑھے وہ محفوظ رہے گا اس جمعہ کی مثل تک (یعنی: اس جمعہ سے دوسرے جمعہ تک وہ محفوظ رہے گا)(۸۰)

حضرت سیدنا مکحول رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جو جمعہ کے دن (نمازِ جمعہ کے بعد) کلام کرنے سے پہلے سات سات بار سورۂ فاتحہ، قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اور مُعَوِّذَتَيْن پڑھ لے گا تو اس جمعہ سے آئندہ جمعہ تک اس کے (صغیرہ) گُناہ کا کفّارہ ہوجائے گا اور اسے گُناہوں سے بچایا جائے گا۔

حضرت سیدنا ابنِ شہاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جو جمعہ کی نماز کے جس وقت امام سلام پھیرتا ہے اس کے سلام پھیرنے کے بعد بات چیت کرنے سے پہلے سات سات بار "قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ، اور "مُعَوِّذَتَيْنِ" پڑھ لے گا وہ، اور اس کا مال، اور اس کی اولاد اس جمعہ سے آئندہ جمعہ تک محفوظ رہے گا۔

خصوصیت نمبر 41: شبِ جمعہ نمازِ مغرب میں سورۂ کافرون اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھنا

حضرت سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شبِ جمعہ نمازِ مغرب

۷۹۔ سنن الدارمی، کتاب فضائل القرآن، باب فی فضل سورة الکهف، برقم: ۳۴۵۰، ۲۱۴۳/۴

۸۰۔ فضائل القرآن للقاسم بن سلام، باب فضل المعوّذتين ـــ، ص: ۲۷۲

میں سورۂ کافرون اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھا کرتے تھے اور شبِ جمعہ عشاء کی نماز میں سورۂ جمعہ اور سورۂ منافقون پڑھا کرتے تھے۔(۸۱)

خصوصیت نمبر 42: شبِ جمعہ نمازِ عشاء میں سورۂ جمعہ اور سورۂ منافقون پڑھنا

جیسا کہ پچھلی حدیث میں مذکور ہوا

خصوصیت نمبر 43: نمازِ جمعہ سے پہلے حلقہ بنا کر بیٹھنے کا ممنوع ہونا

حضرت سیدنا عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ جمعہ سے پہلے حلقہ بنا کر بیٹھنے سے منع فرمایا۔(۸۲)

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جمعہ کے دن مسجد میں حلقہ بنا کر بیٹھنا مکروہ ہے جب کہ جماعت کثیر ہو اور مسجد چھوٹی ہو کیونکہ اس میں نمازیوں کو (گویا) نماز سے روکنا ہے۔

خصوصیت نمبر 44: نمازِ جمعہ سے قبل سفر کا حرام ہونا

حضرت سیدنا حسّان بن عطیہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جو جمعہ کے دن (نمازِ جمعہ سے پہلے) سفر کرے تو اس پر بددعا کی جاتی ہے کہ سفر میں اسے کوئی ساتھی نہ ملے اور نہ سفر میں اسے کوئی مدد ملے۔(۸۳)

حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جو جمعہ کے دن (نمازِ جمعہ سے پہلے) سفر کرے تو دو فرشتے اس کے لیے یہ دعاءِ ضرر کرتے ہیں کہ اس کو اس کے سفر میں کوئی ساتھی نہ ملے اور نہ اس کی حاجت پوری ہو۔(۸۴)

۸۱۔ السنن الصغیر للبیهقی، کتاب الصّلاة، باب ما یقرء صلاة المغرب والعشاء، ، برقم: ۶۴۰، ۲۴۴/۱

۸۲۔ سنن أبی داود، باب التحلّق یوم الجمعة قبل الصّلاة، برقم: ۱۰۷۹، ۲۸۳/۱

۸۳۔ مصنّف ابن أبی شیبة، کتاب الجمعة، من کره اذا حضرت الجمعة ـــ، برقم: ۵۱۱۷، ۴۴۳/۱

۸۴۔ تخریج أحادیث الأحیاء، کتاب أسرار الصّلاة و مهمّاتها، ۲۲۲/۱

حضرت سیدنا سعید بن مسیّب رضی اللہ عنہ کے پاس جمعہ کے دن ایک شخص آیا اور آپ سے سفر کے لیے رخصت مانگی تو حضرت سعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم جلدی نہ کرو! نمازِ جمعہ پڑھ کو چلے جانا! اس نے عرض کیا: مجھے اپنے ساتھیوں کے چھوٹ جانے کا خوف ہے پس وہ جلدی کرتے ہوئے چلا گیا اس کے جانے کے بعد حضرت سعید رضی اللہ عنہ لوگوں سے اس کے بارے میں پوچھتے رہے حتی کہ کچھ لوگوں نے آپ کو آ کر بتایا کہ اس شخص کی ٹانگ ٹوٹ گئی، یہ سن کر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں یہی گمان کر رہا تھا کہ اسے یہ مصیبت پہنچے گی۔(۸۵)

حضرت سیدنا امام اوزاعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہمارے یہاں ایک شکاری تھا جو جمعہ کے دن (نماز سے قبل) شکار کے لیے جایا کرتا تھا جمعہ کی ادائیگی اس کو شکار کے لیے جانے سے نہیں روکتی تھی ایک جمعہ وہ شکار کے لیے گیا تو اسے اُس کے خچر کے ساتھ زمین میں دھنسا دیا گیا لوگ باہر نکلے تو دیکھا کہ اس کا خچر بھی مکمل طور پر زمین میں جا چکا ہے پس اس کے دونوں کان اور دُم باقی رہ گئے تھے۔(۸۶)

حضرت سیدنا امام مجاہد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: کچھ لوگ جمعہ کے وقت سفر کے لیے نکلے پس ان کے خیموں میں ایسی آگ لگ گئی جسے وہ نہیں دیکھ سکے۔(یعنی: انہیں پتا نہ چل سکا کہ آگ کہاں سے آئی)۔(۸۷)

خصوصیت نمبر 45: جمعہ کے دن گناہوں کا کفارہ ہونا

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک جمعہ دوسرے جمعہ تک کے (صغیرہ) گُناہوں کا کفّارہ ہے جب کہ (درمیان میں) کبیرہ گناہ نہ کئے جائیں۔(۸۸)

۸۵۔ المجالسة و جواهر العلم، الجزء الرابع، برقم: ۵۱۷، ۳۵۷/۲

۸۶۔ المجالسة و جواهر العلم، الجزء السادس، برقم: ۷۶۲، ۱۳۴/۳

۸۷۔ العقوبات لابن أبی الدّنیا، أسباب العقوبات و أنواعها، برقم: ۹۲، ص: ۶۶
عندالاحناف زوالِ آفتاب کے بعد بغیر جمعہ پڑھے سفر پر جانا اس طرح کہ جمعہ کی نماز فوت ہو جائے حرام ہے۔

۸۸۔ سنن ابن ماجه، کتاب اقامة الصلاة والسنّة فیها، (۷۹) باب فی فضل الجمعة، برقم: ۱۰۸۶، ۳۴۵/۱

حضرت سیدنا سلمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: کیا تم جانتے ہو جمعہ کا دن کیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا: اللہ و رسول عَزَّ وَجَلَّ ﷺ سے بہتر جانتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ وہ دن ہے جس میں اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے تمہارے ماں باپ (حضرت آدم و حضرت حواء علیہما السلام) کو جمع فرمایا، جو بھی بندہ اس دن میں اچھی طرح وضو کرے پھر جمعہ کی نماز کے لیے مسجد آئے تو یہ اس کے اس جمعہ سے آئندہ جمعہ تک کے (صغیرہ) گُناہوں کا کفّارہ ہو جائے گا۔(۸۹)

خصوصیت نمبر 46: شبِ جمعہ، روزِ جمعہ مرنے والے کا عذابِ قبر سے امان میں رہنا

حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو جمعہ کے دن مرے گا اسے عذابِ قبر سے بچالیا جائے گا۔(۹۰)

حضرت سیدنا عکرمہ بن خالد مخزومی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جو جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات میں مرے گا اس پر ایمان کی مہر لگائی جائے گی اور اسے عذابِ قبر سے بچالیا جائے گا۔(۹۱)

خصوصیت نمبر 47: شبِ جمعہ، روزِ جمعہ مرنے والے کا قبر کی آزمائش سے امن میں ہونا، اس سے قبر میں سوالات نہیں کیے جائیں گے

حضرت سیدنا ابن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی مسلمان شبِ جمعہ، یا روزِ جمعہ میں نہیں مرے گا مگر اللہ اسے قبر کی آزمائش سے بچالے گا۔(۹۲)

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: اُسے قبر کی آزمائش سے بری کر دیا جاتا ہے۔(۹۳)

۸۹۔ شعب الأیمان، کتاب الصّلاة، باب فضل الجمعة، برقم: ۲۷۲۵، ۴۰۴/۴

۹۰۔ مسند أبی یعلیٰ، مسند أنس بن مالك، برقم: ۴۱۱۳، ۱۴۶/۷

۹۱۔ اثبات عذاب القبر للبیهقی، باب ما یرجی فی الموت لیلة الجمعة، برقم: ۱۵۸، ص: ۱۰۴

۹۲۔ سنن الترمذی، أبواب الجنائز، باب ما جاء فیمن مات یوم الجمعة، برقم: ۱۰۷۴، ۳۷۸/۳

۹۳۔ شرح مشکل الآثار، برقم: ۲۷۷، ۲۵۰/۱

اور ایک روایت میں الفاظ ہیں: اُسے فتّان سے بچایا جاتا ہے۔(۹۴)

حکیم ترمذی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے فرمایا: اس کی حکمت یہ ہے کہ وہ ثواب جو اس کے لیے اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی بارگاہ میں تھا اس سے پردہ اٹھ گیا کیونکہ اس دن میں جہنم کو بھڑکایا نہیں جاتا اور اس دن میں جہنم کے دروازے بند رہتے ہیں تو جہنم کا سلطان اس دن میں وہ عمل نہیں کرتا جو دیگر ایام میں کرتا ہے تو جب اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے اس دن میں کسی بندے کو موت عطا فرمائی تو اس کی سعادت مندی کی اور اچھے ٹھکانے کی دلیل ہوئی اور ایک بات یہ ہے کہ اس عظیم دن میں وہی مرتا ہے جس کے لیے اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے یہاں سعادت لکھی ہو پس اسی بناء پر اللہ عَزَّ وَجَلَّ اس دن میں مرنے والے کو فتنۂ قبر سے بچالیتا ہے کیونکہ قبر کی آزمائش کا سبب مومن اور منافق میں تمیز ظاہر کرنا ہے۔

خصوصیت نمبر 48: جمعہ کے دن اہلِ برزخ سے عذابِ قبر کا اٹھالیا جانا

سیدنا امام یافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے "روضُ الرّیاحین" میں فرمایا: ہمیں یہ خبر پہنچی ہے کہ جمعہ کے دن کی شرافت کی وجہ سے اس دن مردوں کو عذاب نہیں دیا جاتا، آپ نے فرمایا: یہ احتمال ہے کہ روزِ جمعہ عذاب کا اٹھایا جانا مسلمانوں کے ساتھ خاص ہو، کفار سے عذاب اس دن بھی نہ اٹھایا جاتا ہو۔

خصوصیت نمبر 49: جمعہ کے دن روحوں کا جمع ہونا

آلِ عاصم جحدری سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے آلِ عاصم جحدری کو خواب میں دیکھا تو انہوں نے بحالتِ خواب اس شخص سے فرمایا: میں جنت کے ایک باغ میں ہوں میں اور میرے اور میرے ساتھی ہر شبِ جمعہ اور جمع کی جنت کے ایک باغ میں حضرت سیدنا ابوبکر بن عبداللہ المزنی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کے پاس جمع ہوتے ہیں پس ہمیں تمہاری خبریں ملتی رہتی ہیں، وہ

۹۴۔ اثبات عذاب القبر للبیهقی ، باب ما یرجی فی الموت لیلة الجمعة ، برقم : ۱۵۷ ، ص:۱۰۳

فتّان فاتن کی جمع ہے اس کا معنی ہے گمراہ کرنے والی شے جن سے بندوں کی آزمائش ہوتی ہے جیسے قبر کا دبانا، قبر کے سوالات وغیرہ

صاحب کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا: کیا آپ کو ہماری زیارت کا علم ہو جاتا ہے؟ تو انہوں نے کہا: ہمیں شبِ جمعہ، جمعہ کے پورے دن، اور ہفتے کے دن طلوعِ آفتاب تک (جو ہماری زیارت کو آتا ہے اس کا) ہمیں علم ہو جاتا ہے۔ میں نے پوچھا: یہ جمعہ کے دن کیسے ہوتا ہے دیگر ایام میں ایسا کیوں نہیں ہوتا؟ انہوں نے جواب دیا: یہ جمعہ کی فضیلت اور عظمت کی وجہ سے ہے۔(۹۵)

خصوصیت نمبر 50: جمعہ کا تمام دنوں کا سردار ہونا

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بہترین دن جس میں سورج طلوع ہوتا ہے، اس میں حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کو پیدا کیا گیا اور اسی دن میں انہیں جنت میں داخل کیا گیا اور اسی دن میں انہیں جنت سے اتارا گیا، اور قیامت اسی دن میں قائم ہوگی۔(۹۶)

امام حاکم نے ان الفاظ کے ساتھ حدیث روایت کی: جمعہ دنوں کا سردار ہے۔۔۔الخ(۹۷)

امام ابوداود نے اسی کی مثل حدیث پاک روایت کی، اور اس میں یہ الفاظ زائد ہیں: اور اسی دن ان کی توبہ قبول ہوئی، اور اسی دن ان کا انتقال ہوا، جنوں اور انسانوں کے علاوہ زمین پر چلنے والا کوئی ایسا نہیں جو جمعہ کے دن قیامت کے خوف سے نہ چیختا ہو۔(۹۸)

حضرت سیدنا ابولبابہ بن عبداللہ المنذر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک جمعہ تمام دنوں کا سردار ہے اور اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے نزدیک تمام دنوں میں عظیم ترین ہے اور جمعہ کا دن اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے نزدیک یوم الاضحیٰ (قربانی کے دن) سے اور یوم الفطر

۹۵۔ شعب الایمان ، الصّلاة علی من مات من أهل القبلة ،فصل فی زیارة القبور ، برقم : ۸۸۶۱ ، ۴۷۴/۱۱

۹۶۔ صحیح مسلم ، کتاب صلاة المسافرین و قصرها ، باب فضل یوم الجمعة ، برقم : ۱۸ ـ (۸۵۴) ، ۵۸۵/۲

۹۷۔ المستدرك ، کتاب الجمعة ، برقم : ۱۰۲۶ ، ۴۱۲/۱

۹۸۔ سنن أبی داود ، کتاب الصّلاة ، باب فضل یوم الجمعة و لیلة الجمعة ، برقم : ۱۰۴۶ ، ۲۷۴/۱

(میٹھی عید) سے زیادہ عظمت والا ہے اس میں پانچ خصال ہیں اسی دن اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے حضرت آدم علیہ السلام کو زمین پر اتارا، اور اسی دن میں حضرت آدم علیہ السلام کا انتقال ہوا اور اس دن میں ایک ایسی گھڑی ہے جس میں بندہ اللہ عَزَّ وَجَلَّ سے جس شے کا سوال کرے گا اللہ عَزَّ وَجَلَّ اسے عطا کرے گا بشرطیکہ حرام کا سوال نہ کرے۔ اور اسی میں قیامت قائم ہوگی مقرب فرشتے، آسمان، زمین، ہوا، پہاڑ اور دریا سب جمعہ کے دن سے ڈرتے ہیں۔(۹۹)

حضرت سیدنا امام مجاہد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب جمعہ کا دن ہوتا ہے تو خشکی اور سمندر اور اللہ کی ہر مخلوق ڈر جاتی ہے سوائے انسان کے۔

حضرت سیدنا ابوعمران الجونی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہمیں یہ خبر پہنچی ہے کہ جب بھی شبِ جمعہ آتی ہے آسمان والوں کو خوف پیدا ہوجاتا ہے۔

حنابلہ کی بعض کتابوں میں ہے: ہمارے اصحاب کا اس بارے میں اختلاف ہے کہ شبِ جمعہ افضل ہے یا لیلۃ القدر افضل ہے، امام ابن بطہ رضی اللہ عنہ، اور علماء کی ایک جماعت نے اس قول کو اختیار کیا کہ شبِ جمعہ افضل ہے۔ اور حضرت ابوحسن تمیمی رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی قول ہے کہ شب جمعہ اس رات کے علاوہ جس میں قرآن نازل ہوا کے علاوہ ہر شبِ قدر سے افضل ہے۔ اکثر علماء کا یہی نظریہ ہے کہ شبِ قدر، شبِ جمعہ سے افضل ہے۔ جو علماء شبِ جمعہ کی افضلیت کے قائل ہیں انہوں نے "اللَّیْلَةُ الغَرَّاء" والی حدیث سے استدلال کیا ہے کہ "الغرَّةُ مِنَ الشَّیْءِ" کا مطلب ہوتا ہے سب سے بہترین شے تو "اللَّیْلَةُ الغَرَّاء" کا معنی ہوگا سب سے بہترین رات اور یہ بھی ہے کہ شبِ جمعہ کے بعد آنے والے دن کے بارے میں جو فضائل آئے ہیں وہ شبِ قدر کے بعد آنے والے دن کے لیے نہیں آئے۔ اور ان حضرات نے اللہ عزوجل کے اس فرمان: ﴿لَیْلَةُ الْقَدْرِ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ﴾ کو جواب یہ دیا ہے کہ آیت کا معنی ہے: شبِ قدر ان ہزار مہینوں سے بہتر ہے جس میں شبِ جمعہ نہ ہو جیسا کہ اس آیت کی اکثر مفسرین نے تقدیر یوں مانی ہے:

۹۹۔ سنن ابن ماجہ، کتاب اقامة الصلاة والسنّة فیها، (۷۹) باب فی فضل الجمعة، برقم: ۱۰۸۴، ۱/۳۴۴

لَیْلَةُ الْقَدْرِ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ لَیْسَ فِیْهَا لَیْلَةُ الْقَدْرِ"

اور شبِ جمعہ کے شبِ قدر سے افضل ہونے پر یہ استدلال بھی کیا ہے کہ شبِ جمعہ جنت میں بھی باقی رہے گی کیونکہ جمعہ کے دن جنتیوں کو اللہ عَزَّ وَجَلَّ کا دیدار ہوا کرے گا، اور وجہِ افضلیت یہ بھی ہے کہ شبِ جمعہ دنیا میں بھی یقینی طور ہر معلوم ہوتی ہے جبکہ شبِ قدر کونسی ہے (کس طاق رات میں ہے) اس میں شک رہتا ہے یقین نہیں۔

خصوصیت نمبر 51: جمعہ کا دن یوم المَزِیْد (زیادتی اور اضافہ کا دن) ہے

حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حضرت سیدنا جبریل علیہ السلام ایک سفید آئینہ لے آکر آئے جس میں ایک سیاہ نکتہ تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: یہ کیا ہے؟ جبریل علیہ السلام نے عرض کیا: یہ جمعہ ہے جس کے ذریعے اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے آپ کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو فضیلت عطا فرمائی ہے لوگ یعنی یہود و نصاریٰ اس دن کے معاملے میں آپ کے پیچھے ہیں اور اس دن میں آپ کے لیے برکت ہے اور اس دن میں ایک ساعت ایسی ہے جس میں مسلمان اللہ عَزَّ وَجَلَّ سے جو خیر کی دعا مانگے گا اور اس کا دعا کرنا اس گھڑی کے موافق ہو تو اللہ عَزَّ وَجَلَّ اس کی دعا کو قبول کرے گا اور یہ دن ہمارے نزدیک "یوم المزید" ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: اے جبریل! "یوم المزید" کیا ہے؟ حضرت سیدنا جبریل علیہ السلام نے عرض کیا: بیشک اللہ نے جنت الفردوس میں ایک وسیع وادی بنائی ہے اس میں مشک کے ٹیلے ہیں پس جب جمعہ کا دن ہوتا ہے تو اللہ عَزَّ وَجَلَّ اس میں فرشتوں کو اُتارتا ہے اس وادی کے ارد گرد نور کے منبر ہیں وہ منبر انبیاء کرام کے بیٹھنے کی جگہ ہوں گے اور ان منبروں کے ارد گرد سونے کے منبر ہوں گے جو یاقوت اور زبرجد سے مزیّن ہوں گے ان پر شہداء اور صدیقین ہوں گے، وہ مشک کے ٹیلے پر انبیاء کرام کے پیچھے بیٹھیں گے، پس اللہ عَزَّ وَجَلَّ ارشاد فرمائے گا: میں تمہارا ربّ ہوں میں نے اپنا کیا ہوا وعدہ سچ کر دکھایا، پس تم جو چاہو مجھ سے مانگو، میں تمہیں عطا کروں گا۔ پس جنتی عرض کریں گے: اے ہمارے ربّ! ہم

تجھ سے تیری رضا کا سوال کرتے ہیں۔اللہ عَزَّ وَجَلَّ فرمائے گا: میں تم سے راضی ہوں اور جو تم مانگو وہ عطا کرنا میرے ذمۂ کرم پر ہے اور میرے پاس مزید ہے پس جنتی جمعہ کے دن کو پسند کریں گے کیونکہ اس میں ان کا ربّ ان کو خیر عطا فرمائے گا۔(۱۰۰)

اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول اس روایت کے اور بھی طرق ہیں اور ان میں سے ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: وہ اس بیٹھک میں رکے رہیں گے اتنی دیر تک جتنی دیر میں لوگ جمعہ کی نماز سے فارغ ہو کر پلٹتے ہیں پھر جنتی اپنے بالا خانوں کی طرف لوٹ آئیں گے۔اس حدیث پاک کو امام آجری نے ”کتاب الرؤیة“ میں ذکر کیا ہے۔(۱۰۱)

امام آجری علیہ رحمۃ اللہ نے ”کتاب الرؤیة“ میں حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک جنتی جب جنت میں داخل ہوں گے تو وہ جنت میں اپنے اپنے اعمال کی فضیلت کے مطابق اتریں گے پس انہیں دنیاوی دنوں میں سے روزِ جمعہ کی مقدار کے مطابق اجازت دی جائے گی پس وہ اللہ عَزَّ وَجَلَّ کا دیدار کریں گے، پس اللہ عَزَّ وَجَلَّ ان کے لیے اپنے عرش کو ظاہر فرمائے گا، اور اہل جنت کے لیے جنتی باغات میں سے ایک باغ میں ظاہر ہوگا، اور ان کے لیے نور کے منبر رکھے جائیں گے، موتی، یاقوت، زبرجد، سونے اور چاندی کے منبر رکھے جائیں گے اور ان میں ادنیٰ جنتی اور جنتیوں میں سے کوئی بھی ادنیٰ نہیں ہوگا ادنیٰ جنتی مشک اور کافور کے ٹیلوں پر ہوں گے اور کرسی پر بیٹھنے والا کوئی جنتی دوسرے جنتی کو بیٹھک کے اعتبار سے خود سے افضل نہیں سمجھے گا۔(۱۰۲)

اس حدیث پاک میں رؤیتِ باری تعالیٰ کا، اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے کلام کو سننے کا، اور جنتی بازار کا ذکر ہے۔

امام آجری علیہ رحمۃ اللہ نے حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

۱۰۰۔ الأمّ للشافعی، ایجاب الجمعة ،السھو فی صلاة الجمعة، ۱/۲۴۰

۱۰۱۔ الشریعة اللآجری، کتاب التصدیق بالنظر الی اللّٰہ تعالی، برقم: ۶۱۲، ۱۰۲۲/۲

۱۰۲۔ سنن الترمذی، أبواب صفة الجنّة، باب ما جاء فی سوق الجنّة، برقم: ۲۵۴۹، ۶۸۵/۴

فرمایا: بے شک جنتی ہر جمعہ مشک کے ٹیلوں پر اپنے ربّ کا دیدار کریں گے اور اللہ عَزَّ وَجَلَّ سے مجلس کے اعتبار سے سب سے زیادہ قریب وہ ہوں گے جو جمعہ کے لیے سب سے زیادہ جلدی کرتے تھے اور سب سے پہلے جمعہ کے لیے جاتے تھے۔(۱۰۳)

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت سیدتنا عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک جمعہ کے دن فرشتے کھڑے ہوتے ہیں وہ پہلے آنے والے، دوسرے آنے والے اور تیسرے آنے والے انسان کو لکھتے ہیں حتّٰی کہ جب امام نکلتا ہے تو رجسٹر کو لپیٹ دیا جاتا ہے۔(۱۰۴)

خصوصیت نمبر52: قرآن مجید میں جمعہ کا دن ذکر ہے اور ہفتے کے دیگر دنوں کا ذکر قرآن میں نہیں ہے

اللہ عَزَّ وَجَلَّ فرماتا ہے:

﴿إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ﴾(۱۰۵)

ترجمۂ کنز الایمان: جب نماز کی اذان ہو جمعہ کے دن

قرآن مجید میں ہفتے کے دن کا بھی ذکر ہے، اللہ عَزَّ وَجَلَّ فرماتا ہے:

﴿أَصْحَابَ السَّبْتِ﴾(۱۰۶)

﴿يَوْمَ سَبْتِهِمْ شُرَّعاً﴾(۱۰۷)

خصوصیت نمبر53: آیتِ قرآنی میں روزِ جمعہ کو شاہد اور مشہود کہا گیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس کی قسم یاد فرمائی ہے

امام ابن جریر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اللہ

۱۰۳۔ الشریعة للآجری، کتاب التصدیق بالنظر الی اللّٰہ تعالی، برقم: ۶۱۱، ۱۰۲۲/۲

۱۴۔ المعجم الکبیر، باب الصّاد، من اسمه صدی، برقم: ۸۰۸۵، ۲۸۳/۸

۱۰۵۔ الجمعة: ۹/۶۲

۱۰۶۔ النساء: ۴۷/۴

۱۰۷۔ الاعراف: ۱۶۳/۷

عزوجل کے فرمان: ﴿وَ شَاهِدٍ وَّمَشْهُوْدٍ﴾ کی تفسیر میں فرمایا: ''شاهد '' سے مراد روزِ جمعہ ہے اور '' مشهود'' سے مراد یوم عرفہ ہے۔(١٠٨)

امام حمید بن زنجویہ رضی اللہ عنہ نے ''فضائل الأعمال'' میں حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ عزَّ وجلّ کے فرمان: سے مراد قیامت کا دن ہے اور ''مَشْهُوْدٍ'' سے مراد عرفہ کا دن ہے اور ''شَاهِدٌ'' سے مراد جمعہ کا دن ہے روز جمعہ سے افضل کسی دن پر نہ تو سورج طلوع ہوا ہے اور نہ ہی غروب ہوا ہے۔

امام ابن جریر رضی اللہ عنہ نے حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قرآن مجید کی آیت: ﴿وَشَاهِدٍ وَّمَشْهُوْدٍ﴾ میں ''شَاهِدٌ'' سے مراد انسان ہے اور ''مَشْهُوْدٌ'' سے مراد جمعہ کا دن ہے۔(١٠٩)

امام ابن جریر رضی اللہ عنہ نے حضرت سیدنا ابن زبیر رضی اللہ عنہ اور حضرت سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت فرمایا: ''شاهد و مشهود'' سے مراد ذبح کا دن اور جمعہ کا دن ہے۔(١١٠)

امام ابن جریر رضی اللہ عنہ نے حضرت سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ سے نقل کیا، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھ پر جمعہ کے دن درودِ پاک کی کثرت کرو! یہ یومِ مشہود ہے اس میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں۔(١١١)

خصوصیت نمبر 54: روزِ جمعہ اس امّت کے لیے مؤخّر کیا گیا ہے

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: ہم آخری ہیں قیامت کے دن سبقت کرنے والے ہیں سوائے اس کے کہ اہلِ کتاب کو ہم سے پہلے کتاب دی گئی یہ وہ دن ہے جو اللہ نے ان پر فرض کیا تھا تو انہوں نے اس میں اختلاف کیا، پس اللہ عزَّ وجلَّ نے ہمیں اس کی ہدایت دی، پس لوگ اس دن میں ہمارے تابع ہیں یہودیوں کے لیے جمعہ

١٠٨۔ تفسیر الطبری، تحت قوله تعالى: و شاهد ومشهود، ٣٣٣/٢٤
١٠٩۔ تفسیر الطبری، تحت قوله تعالى: و شاهد ومشهود، ٣٣٣/٢٤
١١٠۔ تفسیر الطبری، تحت قوله تعالى: و شاهد ومشهود، ٣٣٣/٢٤
١١١۔ تفسیر الطبری، تحت قوله تعالى: و شاهد ومشهود، ٣٣٣/٢٤

کے بعد والا دن (ہفتہ) ہے اور عیسائیوں کے لیے دو دن بعد کا دن (اتوار) ہے۔(١١٢)

امام مسلم نے حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا: اللہ عزَّ وجلَّ نے ہم سے پہلوں کو جمعہ سے گمراہ کیا پس یہودیوں کے لیے ہفتہ کا دن اور عیسائیوں کے لیے اتوار کا دن مقرر ہوا، پس اللہ عزَّ وجلَّ نے ہمیں پیدا فرمایا اور ہمیں جمعہ کے دن کی ہدایت دی۔(١١٣)

خصوصیت نمبر 55: جمعہ کا دن مغفرت کا دن ہے۔

حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ عزَّ وجلَّ جمعہ کے دن کسی مسلمان کو نہیں چھوڑے گا مگر اس کی مغفرت فرمادے گا۔(١١٤)

خصوصیت نمبر 56: جمعہ آزادی کا دن ہے

حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جمعہ کے دن اور رات میں چوبیس گھڑیاں ہیں ان میں سے کوئی ایسی گھڑی نہیں ہے جس میں چھ سو ایسے لوگ جہنم سے آزاد نہ ہوتے ہوں جو جہنم کے مستحق ہوں۔(١١٥)

''شُعَبُ الایمان'' میں ان الفاظ سے روایت ذکر کی گئی ہے: بیشک اللہ عزَّ وجلَّ جمعہ کے دن چھ لاکھ لوگوں کو جہنم سے آزاد کرتا ہے۔(١١٦)

خصوصیت نمبر 57: جمعہ کے دن قبولیت کی گھڑی ہوتی ہے۔

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا، اس میں ایک گھڑی ایسی ہے کہ مسلمان بندہ اس کو اگر پالے اس حال میں کہ وہ

١١٢۔ صحیح البخاری، کتاب الجمعة، باب فرض الجمعة، برقم: ٨٧٦، ٢/٢
١١٣۔ صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرین و قصرها، ٦۔ باب هدایة هذه الأمّة لیوم الجمعة، برقم: ٢٢ ۔ (٨٥٦)، ٥٨٦/٢
١١٤۔ المعجم الأوسط، باب العین، من اسمه عبدالملك، برقم: ٤٨١٧، ١٠٩/٥
١١٥۔ مسند أبی یعلی الموصلی، مسند أنس بن مالك، برقم: ٣٤٨٤، ٢٠١/٦
١١٦۔ شعب الایمان، کتاب الصّلاة، فضل صلاة النبیّ ﷺ، برقم: ٢٧٨٠، ٤٣٩/٤

کھڑے ہوکر نماز پڑھ رہا ہو پس وہ اللہ عَزَّ وَجَلَّ سے جو بھی مانگے گا اللہ عَزَّ وَجَلَّ اسے عطا کرے گا اور رسول اللہ ﷺ نے اشارے سے اس ساعت کی مقدار کی قلت کو بیان فرمایا۔(۱۱۷)

صحیح مسلم میں حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک جمعہ کے دن میں ایک ساعت ایسی ہے جو مسلمان اس کو پائے اور اس میں اللہ عَزَّ وَجَلَّ سے جو خیر مانگے گا اللہ عَزَّ وَجَلَّ اس کو عطا کرے گا اور وہ مختصر گھڑی ہے۔(۱۱۸)

علماء کرام یعنی صحابہ کرام، تابعین، تبع تابعین کا اس گھڑی کے بارے میں اختلاف ہے اس حوالے سے ان حضرات کے 30 سے زائد قول ہیں۔

پہلا قول: یہ ہے کہ اس گھڑی کو اٹھا لیا گیا ہے۔ حضرت سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام حضرت سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: میں حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: لوگ گمان کرتے ہیں کہ جمعہ کے دن قبولیتِ دعا کی جو گھڑی ہے اسے اٹھا لیا گیا ہے۔ حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص یہ بات کرتا ہے وہ جھوٹا ہے۔ حضرت سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے پوچھا: کیا یہ گھڑی ہر جمعہ میں ہوتی ہے؟ ارشاد فرمایا: ہاں! (۱۱۹)

دوسرا قول: یہ ہے کہ قبولیتِ دعا کی یہ گھڑی سال میں ایک جمعہ میں ہوتی ہے یہ بات حضرت سیدنا کعب الاحبار رضی اللہ عنہ نے حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہی تھی آپ رضی اللہ عنہ نے اس بات کا رد کیا تھا پھر حضرت سیدنا کعب الاحبار رضی اللہ عنہ نے اپنے قول سے رجوع کر لیا تھا۔ اس روایت کو امام مالک اور دیگر محدثین نے ذکر کیا ہے۔(۱۲۰)

۱۱۷۔ صحیح البخاری ، کتاب الجمعة ، باب الساعة الّتی فی یوم الجمعة ، برقم : ۹۳۵ ، ۱۳/۲

۱۱۸۔ صحیح مسلم ، کتاب صلاة المسافرین و قصرها ، ٤ ـ باب فی الساعة التی فی یوم الجمعة ، برقم : ۱۵ ـ (۸۵۲) ، ۵۸٤/۲

۱۱۹۔ مصنّف عبدالرزّاق الصنعانی ، کتاب الجمعة ، باب الساعة فی یوم الجمعة ، برقم: ۵۵۸٦ ، ۲٦٦/۳

۱۲۰۔ سنن أبی داود ، کتاب الصّلاة ، باب فضل یوم الجمعة و لیلة الجمعة، برقم : ۱۰٤٦ ، ۲۷٤/۱

تیسرا قول: یہ ہے کہ اس گھڑی کو جمعہ کی تمام ساعتوں میں سے کسی ساعت میں مخفی رکھا گیا ہے جس طرح سے شبِ قدر کو آخری عشرے میں پوشیدہ رکھا گیا ہے

حضرت سیدنا ابو سلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے جمعہ کی دن قبولیتِ دعا والی ساعت کے بارے میں پوچھا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نیر سول اللہ ﷺ سے اس گھڑی کے بارے میں سوال کیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے اس گھڑی کا علم دیا گیا تھا پھر مجھے وہ ساعت بھلا دی گئی جس طرح سے شبِ قدر مجھے بھلا دی گئی۔(۱۲۱)

حضرت سیدنا کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر کوئی شخص جمعہ کو کئی جمعوں پر تقسیم کر لے تو وہ اس گھڑی کو پالے گا۔(۱۲۲)

حضرت سیدنا منذر رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا معنی یہ بیان کیا کہ آدمی ابتداء کرے یوں کہ پہلے جمعہ دن کی ابتداء سے لے کر ایک معین وقت تک دعا کرے، پھر دوسرے جمعہ میں اس معین وقت سے دوسرے معین وقت تک دعا کرے حتی کہ روزِ جمعہ کی آخری ساعتوں میں دعا کرے۔ قبولیتِ دعا کی اس گھڑی کو مخفی رکھنے میں حکمت اس گھڑی کو تلاش کرنے کے لیے عبادت میں کوشش کرنے پر ابھارنا اور پورے وقت کو عبادت کے ساتھ گھیرنا ہے۔

چوتھا قول: یہ ہے کہ ہر جمعہ قبولیتِ دعا کی یہ گھڑی تبدیل ہوتی رہتی ہے اور ایک معین گھڑی لازمی نہیں ہے بعض علماء نے اس قول کو بطورِ احتمال ذکر کیا ہے امام ابن عساکر رضی اللہ عنہ وغیرہ نے اس پر جزم فرمایا، حضرت سیدنا امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ اور امام محب طبری رحمۃ اللہ علیہ نے اس قول کو راجح قرار دیا ہے۔

پانچواں قول: یہ ہے کہ قبولیت دعا کی یہ ساعت اس وقت ہوتی ہے جب مؤذن فجر کی اذان

۱۲۱۔ صحیح ابن خزیمة ، کتاب الجمعة ، باب ذکر انساء النبیّ ﷺ ، برقم: ۱۷٤۱، ۱۲۲/۳

۱۲۲۔ مصنّف عبدالرزّاق الصنعانی ، کتاب الجمعة ، باب الساعة فی یوم الجمعة ، برقم: ۵۵۷۵، ۲٦۱/۳

۱۲۳۔ مصنّف ابن أبی شیبة ، کتاب الجمعة ، الساعة التی ترجی یوم الجمعة ، برقم: ۵٤۷۱ ، ٤۷۳/۱

کہتا ہے، امام ابن ابی شیبۃ رضی اللہ عنہ نے اسے حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا۔(۱۲۳)

چھٹا قول: یہ ہے کہ قبولیتِ دعا کی یہ گھڑی صبحِ صادق سے طلوعِ آفتاب تک ہوتی ہے۔ اسے امام ابنِ عساکر رضی اللہ عنہ نے حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا۔(۱۲٤)

ساتواں قول: یہ ہے کہ قبولیتِ دعا کی یہ ساعت سورج طلوع ہونے کے وقت ہے۔ اس قول کو حضرت سیدنا امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے۔

آٹھواں قول: یہ ہے کہ قبولیتِ دعا کی ساعت سورج طلوع ہونے کے بعد آنے والی پہلی گھڑی ہے۔ اس قول کو شارحینِ ”تنبیہ“، حضرت سیدنا جیلی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت سیدنا امام محبّ طبری رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر کیا ہے۔

نواں قول: یہ ہے کہ قبولیتِ دعا کی گھڑی روزِ جمعہ کی آخری تین ساعتوں میں ایک ساعت ہے کہ حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے: روزِ جمعہ کی تین آخری گھڑیوں میں سے ایک گھڑی ایسی ہے اس میں بندہ اللہ عزَّ وَجَلَّ سے جو دعا کرے گا قبول ہوگی۔(۱۲۵)

دسواں قول: یہ ہے کہ قبولیت دعا کی وہ گھڑی زوالِ آفتاب کے وقت ہے۔ اسے امام ابن منذر رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت سیدنا ابو العالیہ رضی اللہ عنہ روایت کیا اور اسے امام عبد الرزاق نے حضرت سیدنا حسن رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔(۱۲٦)

امام ابن عساکر رضی اللہ عنہ نے حضرت سیدنا قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا: لوگ سمجھتے تھے کہ قبولیتِ دعا کی گھڑی سورج کے زوال کے وقت ہے، امام ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ان حضرات کی اس موقف پر دلیل یہ ہے کہ یہ فرشتوں کے جمع ہونے کا وقت ہے، جمعہ کی نماز کا وقت شروع ہونے کی ابتداء ہے، اور یہی اذان وغیرہ کا وقت ہے۔

گیارہواں قول: یہ ہے کہ قبولیتِ دعا کی گھڑی وہ ہے جس وقت مؤذّن جمعہ کی اذان دیتا ہے۔ حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: روزِ جمعہ عرفہ کے دن کی طرح ہے، اس میں

۱۲٤۔ شرح السنّة للبغوی، کتاب الجمعة، باب فضل یوم الجمعة ---، ٤/۲۱۲

۱۲۵۔ مسند امام أحمد، مسند أبی ہریرة، برقم: ۸۱۰۲، ۱۳/٤٦٦

۱۲٦۔ مصنّف عبدالرزّاق، کتاب الجمعة، باب الساعة فی یوم الجمعة، برقم:۵۵۷٦، ۳/۲٦۱

آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اس میں ایک ایسی گھڑی جس میں بندہ اللہ عزوجل سے جس چیز کا بھی سوال کرے گا، اللہ عزَّ وَجَلَّ اسے عطا فرمائے گا؛ آپ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا: وہ کونسی ساعت ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جب مؤذّن نمازِ جمعہ کے لیے اذان کہتا ہے۔(۱۲۷)

بارہواں قول: یہ ہے کہ قبولیتِ دعا کی گھڑی زوال کے وقت سے لے کر سایہ کے ایک ہاتھ ہو جانے تک ہے۔ اسے امام ابن منذر رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا۔

تیرہواں قول یہ ہے کہ قبولیتِ دعا کی گھڑی زوال سے لے کر امام کے خطبہ کے لیے نکلنے کے وقت تک ہے۔ اس قول کو قاضی ابو طیب رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر کیا ہے۔

چودھواں قول: یہ ہے کہ قبولیتِ دعا کی گھڑی زوال کے وقت سے لے کر امام کے نماز شروع کرنے تک ہے۔ اسے حضرت سیدنا ابن منذر رحمۃ اللہ علیہ نے ابو سوار عدوی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا۔

پندرہواں قول: یہ ہے کہ قبولیتِ دعا کی گھڑی زوال کے وقت سے لے کر غروبِ آفتاب تک ہے۔ اسے حضرت سیدنا ذماری رحمۃ اللہ علیہ نے ”تنبیه النکت“ میں ذکر کیا ہے۔

سولہواں قول: یہ ہے کہ قبولیتِ دعا کی گھڑی امام کے خطبہ کے لیے نکلتے وقت ہوتی ہے۔ اسے امام ابن زنجویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت سیدنا حسن رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

سترواں قول: یہ ہے کہ قبولیتِ دعا کی گھڑی امام کے خطبہ کے لیے نکلنے کے وقت سے نماز قائم کئے جانے کے وقت تک ہے۔ اسے امام ابن منذر رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت سیدنا حسن رضی اللہ عنہ سے اور امام مروزی رحمۃ اللہ علیہ نے ”کتاب الجمعة“ میں حضرت سیدنا عوف بن حصرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔(۱۲۸)

اٹھارواں قول: یہ ہے کہ قبولیتِ دعا کی گھڑی امام کے خطبہ کے لیے نکلنے کے وقت سے لے کر نماز کے ختم ہونے تک ہے۔ اسے امام ابن جریر رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت سیدنا موسیٰ رضی اللہ عنہ اور حضرت سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے موقوفاً روایت کیا یہ روایت حضرت سیدنا امام شعبی رضی اللہ عنہ

۱۲۷۔ مصنّف ابن أبی شیبة، کتاب الجمعة، الساعة التی ترجی یوم الجمعة، برقم: ۵٤۷۰، ۱/٤۷۳

۱۲۸۔ الجمعة و فضلها، باب من قال الساعة التی ترجی یوم الجمعة عند خروج الامام، برقم: ۸، ص: ۳۵

پر موقوف ہے۔(۱۲۹)

انیسواں قول: یہ ہے کہ قبولیتِ دعا کی گھڑی خرید وفروخت کے حرام ہونے سے لے کر اس کے حلال ہونے تک ہے۔اسے امام ابن ابی شیبہ رضی اللہ عنہ نے اور امام ابن منذر رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت سیدنا امام شعبی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔(۱۳۰)

بیسواں قول: یہ ہے کہ قبولیتِ دعا کی گھڑی اذان سے لے کر نمازِ جمعہ ختم ہونے تک ہے۔اسے امام ابن زنجویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔

اکیسواں قول: یہ ہے کہ قبولیتِ دعا کی گھڑی امام کے منبر سے بیٹھنے سے لے کر نماز ختم ہونے تک ہے۔حضرت سیدنا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: قبولیتِ دعا کی گھڑی امام کے منبر کے بیٹھنے سے لے کر نماز سے فارغ ہونے تک ہے۔(۱۳۱)

امام ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس قول کو ماقبل والے دو اقوال کے ساتھ ملانا ممکن ہے۔

بائیسواں قول: یہ ہے کہ قبولیتِ دعا کی گھڑی امام کے خطبہ شروع کرنے سے خطبہ ختم کرنے تک ہے۔اس قول امام ابن عبد البر رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے ضعیف سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔

تیئسواں قول: یہ ہے کہ قبولیتِ دعا کی گھڑی امام کے دو خطبوں کے درمیان بیٹھنے کے وقت ہے۔اسے امام طیبی رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر کیا ہے۔

چوبیسواں قول: یہ ہے کہ قبولیتِ دعا کی گھڑی امام کے منبر سے نیچے اترتے وقت ہوتی ہے۔اسے امام ابن منذر رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت سیدنا ابو بردہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

پچیسواں قول: یہ ہے کہ قبولیتِ دعا کی گھڑی نمازِ جمعہ قائم ہوتے وقت ہوتی ہے۔

۱۲۹۔ صحیح مسلم ، کتاب صلاة المسافرین و قصرها ، ٤ ۔ باب فی الساعة التی فی یوم الجمعة ، برقم : ١٦ ۔ (٨٥٣) ، ٥٨٣/٢

۱۳۰۔ مصنّف ابن أبی شیبة ، کتاب الجمعة ، الساعة التی یکره فیها الشراء و البیع ، برقم: ٥٣٩٢ ، ٤٦٦/١
عندالاحناف جمعہ کی اذانِ اوّل سے خرید وفروخت کرنا مکروہِ تحریمی ہے۔

۱۳۱۔ صحیح مسلم کتاب صلاة المسافرین و قصرها، باب فی الساعة التی ترجی یوم الجمعة ، برقم : ١٦ ۔ (٨٥٣) ، ٥٨٤/٢

اسے امام ابن منذر رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت سیدنا حسن رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے میمونہ بنت سعد رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے، آپ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: ہمیں جمعہ کی نماز کے بارے میں فتویٰ دیجیے! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جمعہ کے دن میں ایک ایسی ساعت ہے جس میں بندہ اپنے ربّ سے جو مانگے گا اللہ عَزَّ وَجَلَّ اس کی دعا کو قبول کرے گا۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم وہ کونسی گھڑی ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب امام نمازِ جمعہ کے لیے کھڑا ہوتا ہے۔(۱۳۲)

چھبیسواں قول: یہ ہے کہ قبولیتِ دعا کی گھڑی نمازِ جمعہ قائم ہونے سے نماز مکمل ہونے تک ہے۔حضرت عوف بن عمرو رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پوچھا گیا: قبولیتِ دعا کی وہ گھڑی کون سی ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نماز قائم ہونے سے نماز سے پلٹنے کے وقت تک ہے۔(۱۳۳)

اور شعب الایمان کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: (وہ ساعت) امام کے منبر سے اترنے سے لے کر نماز کے مکمل ہونے تک ہے۔(۱۳٤)

ستائیسواں قول: یہ ہے کہ قبولیتِ دعا کی گھڑی وہ جس ساعت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ جمعہ پڑھتے تھے۔

اٹھائیسواں قول: یہ ہے کہ قبولیتِ دعا کی گھڑی نمازِ عصر سے لے کر غروبِ آفتاب تک ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: روزِ جمعہ کی قبولیتِ دعا والی ساعت کو عصر کے بعد سے لے کر غروبِ آفتاب تک تلاش کرو!(۱۳۵)

۱۳۲۔ المعجم الکبیر ، مسند النساء ، أزواج رسول اللّٰه ﷺ ، باب المیم ، میمونة بنت سعد رضی اللّٰه تعالٰی عنها ، برقم: ٦٦ ، ٣٧/٢٥

۱۳۳۔ سنن الترمذی ، أبواب الجمعة ، باب فی الساعة التی ترجی فی یوم الجمعة، برقم: ٤٩٠، ٣٦١/٢

۱۳٤۔ شعب الایمان ، فضل الجمعة ، برقم: ٢٧٢١ ، ٤٠٢/٤ بتغیّر

۱۳۵۔ سنن الترمذی ، أبواب الجمعة ، باب فی الساعة التی ترجی فی یوم الجمعة، برقم: ٤٨٩، ٣٦١/٢

حضرت سیدنا ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے: قبولیتِ دعا کی اس گھڑی کو عصر کے بعد تلاش کرو! اس وقت میں لوگ زیادہ غافل ہوتے ہیں۔(۱۳۶)

انتیسواں قول: یہ ہے کہ قبولیتِ دعا کی گھڑی نمازِ عصر میں ہے۔

تیسواں قول: یہ ہے کہ قبولیتِ دعا کی گھڑی عصر کے بعد سے نماز اختیار کرنے کے وقت تک ہے۔ اس قول کا حضرت سیدنا امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے

اکتیسواں قول: یہ ہے کہ قبولیتِ دعا کی گھڑی سورج کے زرد ہونے سے لے کر اس کے غائب ہونے تک ہے۔

بتیسواں قول: یہ ہے کہ قبولیتِ دعا کی گھڑی عصر کے بعد اس کی آخری گھڑی ہے۔

حضرت سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قبولیتِ دعا کی گھڑی کو عصر کے بعد اس کی آخری ساعت میں تلاش کرو!(۱۳۷)

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بہترین دن جس میں سورج طلوع ہوتا ہے وہ جمعہ کا دن ہے اس میں ایک ایسی ساعت ہے جو بندۂ مومن اس حال میں پالے کہ وہ نماز پڑھتا ہو اللہ سے جس شے کا وہ سوال کرے گا اللہ اسے عطا کرے گا۔ یہ سن کر حضرت سیدنا کعب الاحبار رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ گھڑی سال میں ایک دن آتی ہے۔ حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے کہا: قبولیتِ دعا کی یہ ساعت ہر جمعہ میں ہوتی ہے پھر حضرت سیدنا کعب رضی اللہ عنہ نے تورات پڑھی تو کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا۔ حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: پھر میری ملاقات حضرت سیدنا عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے ہوئی اور میں نے یہ واقعہ ان سے بیان کیا تو انہوں نے فرمایا: میں جانتا ہوں کہ وہ کونسی گھڑی ہے یہ جمعہ کے دن کی آخری گھڑی ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے کہا: یہ گھڑی کیسے ہوسکتی ہے؟ حالانکہ سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس میں ایک ایسی ساعت ہے جو بندۂ مومن اس حال میں اُسے پالے کہ وہ نماز پڑھتا ہو تو وہ اللہ سے

۱۳۶ـ لم أجد

۱۳۷ـ سنن أبی داود ، کتاب الصّلاة ، باب الاجابة أیّ ساعة ـــ الخ، برقم :۱۰۴۸، ۲۷۵/۱

جس شے کا سوال کرے گا اللہ اسے عطا کرے گا۔ اور جمعہ کے دن کی آخری گھڑی میں نماز نہیں پڑھی جاتی ہے۔ یہ سن کر حضرت سیدنا عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد نہیں فرمایا: جو نماز کے انتظار میں کسی جگہ بیٹھا ہو پس وہ نماز ہی میں ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: کیوں نہیں! میں نے یہ فرمان سنا ہے۔ تو حضرت سیدنا عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کا یہی مطلب ہے۔ (یعنی نماز پڑھنے سے مراد نماز کا انتظار کرنا ہے)۔(۱۳۸)

حضرت سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جمعہ کے دن کی وہ ساعت جس میں دعا قبول ہوتی ہے وہ جمعہ کے دن کے سورج کے غروب ہونے سے پہلے کی ہے اور لوگ اس سے بہت زیادہ غافل ہیں۔(۱۳۹)

تینتیسواں قول: وہ ساعت جس میں دعا قبول ہوتی ہے وہ اس وقت ہوتی ہے جب نصف سورج غروب کے قریب ہوتا ہے۔

حضرت سیدتنا فاطمۃ الزّہراء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: قبولیتِ دعا کی گھڑی کونسی ہے؟ ارشاد فرمایا: جب نصف سورج غروب ہونے کے قریب ہوتا ہے۔(۱۴۰)

قبولیتِ دعا کی گھڑی سے متعلق یہ جملہ اقوال ہیں، حضرت امام طبری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس حوالے سے صحیح ترین حدیث پاک حضرت سیدنا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کی ہے جو صحیح مسلم میں ہے اور قبولیتِ دعا کی اس گھڑی کے بارے میں مشہور ترین قول حضرت سیدنا عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کا ہے۔ امام ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ان دونوں اقوال کے ماسوا جتنے اقوال ہیں وہ یا تو سند کے اعتبار سے ضعیف ہیں، یا موقوف ہیں جن کی سند ان اقوال کے قائلین کا اجتہاد ہے یہ

۱۳۸ـ سنن أبی داود، کتاب الصّلاة ، باب فضل یوم الجمعة و لیلة الجمعة، برقم : ۱۰۴۶، ۲۷۴/۱

۱۳۹ـ الترغیب والترهیب لقوام السنة ، باب الجیم ، باب فی فضل الجمعة ـــ، برقم: ۹۰۷، ۵۰۳/۱

۱۴۰ـ شعب الایمان ، فضل الجمعة ، برقم :۲۷۱۶ ، ۳۳۹/۴

توقیف سے نہیں ہے۔

پھر ان دونوں اقوال میں سے کونسا قول راجح ہے اس بارے میں اسلاف کا اختلاف ہے پس ترجیح دینے والے دونوں گروہوں نے اپنے اپنے اعتبار سے ترجیح دی ہے پس جس گروہ نے حضرت ابوموسیٰ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ والی روایت میں مذکور قول کو راجح قرار دیا ہے ان میں امام بیہقی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ، امام ابن عربی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ، امام قرطبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ ہیں، حضرت امام نَوَوِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ نے فرمایا: یہی قول صحیح اور صواب ہے۔

اور حضرت سیدنا عبداللہ بن سلام رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے قول کو ان حضرات نے راجح قرار دیا ہے: امام احمد بن حنبل رَضِیَ اللہُ عَنْہُ، امام ابن راہویہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ، امام ابن عبدالبرّ عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ اور شوافع میں سے حضرت ابن زملکانی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ میں (علامہ سیوطی) کہتا ہوں: یہاں ایک امر ہے وہ یہ کہ جو اعتراض حضرت سیدنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے حضرت سیدنا عبداللہ بن سلام رَضِیَ اللہُ عَنْہُ پر کیا تھا کہ جمعہ کے دن عصر کے بعد کی آخری گھڑی میں تو نماز نہیں ہوتی پس یہی اعتراض تو حضرت سیدنا ابوموسیٰ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی حدیث پاک پر ہوتا ہے کیونکہ خطبہ کی حالت میں بھی نماز تو نہیں پڑھی جاتی اور عصر کے بعد کا وقت تو یوں ممتاز ہوسکتا ہے کہ یہ وہ قبولیتِ دعا کی ساعت ہے حدیث پاک میں ہے: ''یَسْئَلُ اللّٰہَ شَیْئاً''

یعنی: ''وہ اللہ سے جس شے کا سوال کرے گا، اللہ عَزَّ وَجَلَّ اسے عطا کرے گا۔''

حالانکہ خطبہ کا وقت دعا کا وقت تو نہیں ہوتا کیونکہ خطبہ کے وقت تو خاموش رہنے کا حکم ہے اسی طرح نماز کے اکثر ارکان کا حال ہے کہ نماز میں دعا کا وقت یا تو تکبیر اولیٰ ہے یا سجدہ یا تشہد؛ اگر حدیث پاک کو ان اوقات پر محمول کیا جائے تو معنی واضح ہو جائے گا اور رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے فرمان: ''وَ ھُوَ قَائِمٌ یُّصَلِّی'' دونوں مقامات میں حقیقت پر محمول ہوگا اقامت یعنی تکبیر کہتے وقت: ''وَ ھُوَ قَائِمٌ یُّصَلِّیْ'' کا مجازی معنی مراد ہوگا نماز شروع کرنے کا ارادہ کرنا۔ یہ اچھی تحقیق ہے جو اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے جو اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے واضح کر دی اور اسی سے حضرت سیدنا ابوموسیٰ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی روایت کی ترجیح حضرت سیدنا عبداللہ بن سلام رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے قول پر ظاہر ہوتی ہے کیونکہ اس صورت میں رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے فرمان: ''وَ ھُوَ قَائِمٌ یُّصَلِّیْ'' کا ظاہر باقی رہتا

ہے پس اس فرمان کو اسی معنی پر حدیث پاک کو محمول کرنا نماز کا انتظار کرنے والے معنی پر محمول کرنے کے مقابلے میں اولیٰ ہے کیونکہ اس میں مجازِ بعید ہے اور اس سے یہ وہم بھی پیدا ہوتا ہے کہ قبولیتِ دعا کے لیے نماز کا انتظار شرط ہے اور پہلے والے معنی کی اولویّت کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ نماز کا انتظار کرنے والے شخص کو یہ نہیں کہا جاتا کہ یہ کھڑا ہو کر نماز پڑھ رہا ہے البتہ یہ صادق آتا ہے کہ یہ نماز میں ہے کیونکہ لفظ ''قَائِمٌ'' فعل سے تعلق ہونے کی خبر دیتا ہے۔

اور جس امر کا میں نے اللہ عَزَّ وَجَلَّ سے استخارہ کیا ہے اور ان اقوال میں سے جس قول کا قائل میں ہوں کہ قبولیتِ دعا کی ساعت نماز قائم ہونے کے وقت ہے اکثر احادیثِ مبارکہ اسی پر شاہد ہیں اور بہرحال حضرت سیدتنا میمونہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کی حدیث پاک اس بارے میں صریح ہے اور اسی طرح حضرت سیدنا عمرو بن عوف رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی روایت بھی اس کی دلیل ہے نیز حضرت سیدنا ابوموسیٰ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی روایت بھی اس قول کے منافی نہیں ہے کیونکہ اس میں مذکور ہے کہ قبولیتِ دعا کی گھڑی امام کے خطبہ کے لیے بیٹھنے سے لے کر نماز کے ختم ہونے کے درمیان ہے اور یہ نماز قائم ہونے کے وقت پر بھی صادق آتا ہے بلکہ یہ اسی میں منحصر ہے کیونکہ خطبہ کا وقت نماز اور دعا کا وقت نہیں ہے اور نماز کے اکثر ارکان بھی دعا کا وقت نہیں ہیں اور یہ گمان نہ کیا جائے کہ حدیث پاک میں مذکور وقت کے استیعاب کا رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارادہ فرمایا تھا کیونکہ دیگر نصوص اور اجماع سے یہ ثابت ہے کہ یہ گھڑی مختصر ہے جب کہ خطبہ سے لیکر نماز ختم ہونے تک کا وقت وسیع ہے اور مذکورہ اقوال میں سے اکثر اقوال قبولیتِ دعا کی اُس گھڑی کے زوال کے بعد، یا اذانِ جمعہ کے وقت کے ہیں انہیں بھی اسی طرف پھیرا جاسکتا ہے اور یہ اقوال بھی ہمارے اختیار کردہ قول کے منافی نہیں ہیں؛ امام طبرانی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ نے حضرت سیدنا عمرو بن عوف صحابی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت کیا: آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے فرمایا: میں امید کرتا ہوں کہ قبولیتِ دعا کی ساعت ان اوقات میں سے ایک میں ہے: (۱) جب مؤذِّن اذان دے (۲) جب تک امام منبر پر ہو (۳) اقامت کے وقت۔

ہمارے اختیار کردہ قول کا قوی ترین شاہد صحیحین کی یہ حدیث پاک ہے، جس میں الفاظ ہیں: ''وَ ھُوَ قَائِمٌ یُّصَلِّیْ'' اس فرمان میں میں مذکور ''وَ ھُوَ قَائِمٌ'' میں قیام سے مراد

اقامت کے وقت نماز کے لیے کھڑا ہونا ہے رسول اللہ ﷺ کے فرمان میں مذکور فعل: ''یُصَلِّیْ''، یہ حالِ مقدرَّہ ہے پس یہ جملہ حالیہ قبولیتِ دعا کے بارے میں شرط ہوگا کیونکہ یہ ساعت اس کے ساتھ خاص ہے جو جمعہ میں حاضر ہوتا کہ وہ شخص جو جمعہ میں حاضر نہیں ہوا اس سے خارج ہو جائے تقدیر سے اس مقام کے بارے میں جو مجھ پر جو ظاہر ہوا وہ یہی ہے۔

واللہ اعلم بالصواب

امام ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ نے ''الطبقات الکبری'' میں فرمایا: علی بن زید بن جدعان رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: حضرت سیدنا عبداللہ بن نوفل رضی اللہ عنہ، اور حضرت سیدنا مغیرہ بن نوفل رضی اللہ عنہ قریش کے قاریوں میں سے تھے یہ جمعہ کے لیے جلدی جایا کرتے تھے یعنی جب سورج طلوع ہوتا یہ حضرات جمعہ کے لیے نکل جاتے ان کا ارادہ اس ساعت کو حاصل کرنا ہوتا جس میں قبولیت دعا کی امید ہے پس حضرت عبداللہ بن نوفل سو رہے تھے ان کی پیٹھ میں کسی نے کوئی شے چبھائی اور کہا: یہ وہ ساعت ہے جس کو تم حاصل کرنا چاہتے ہو؛ پس حضرت عبداللہ بن نوفل رضی اللہ عنہ نے سر اٹھا کر دیکھا تو انہیں بادل کی مثل کوئی شے آسمان کی اٹھتی نظر آئی اور وہ سورج ڈھلنے کا وقت تھا۔

فائدہ: جو حضرات اس بات کے قائل ہیں کہ رات دن سے افضل ہے ان کی ایک دلیل یہ ہے کہ ہر رات میں قبولیتِ دعا کی ایک ساعت ہوتی ہے جیسا کہ احادیثِ صحیحہ میں ہے، اور دن میں علاوہ جمعہ کے کوئی ایسی ساعت نہیں ہوتی۔

خصوصیت نمبر 58: روزِ جمعہ صدقہ کرنے کے ثواب کا دیگر دنوں کے مقابلے میں دگنا ہونا

حضرت سیدنا کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جمعہ کے دن صدقہ کرنے کا ثواب دُگنا ہوتا ہے۔(۱۴۱)

۱۴۱۔ مصنّف ابن أبی شیبة، کتاب الجمعة، فی فضل الجمعة و یومها، برقم: ۵۵۱۳، ۴۷۷/۱

خصوصیت نمبر 59: جمعہ کے دن کی گئی نیکی کے ثواب اور بدی کے گناہ کا دگنا ہونا

حضرت سیدنا کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جمعہ کے دن میں نیکی کا ثواب اور بدی کا گُناہ دُگنا ہوتا ہے۔(۱۴۲)

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے: جمعہ کے دن نیکیوں کا ثواب دُگنا ہو جاتا ہے۔(۱۴۳)

حضرت سیدنا ہیثم بن حمید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مجھے حضرت سیدنا ابو سعید رضی اللہ عنہ نے خبر دی: جمعہ کے دن نیکی کا ثواب دُگنا ہو جاتا ہے اور جمعہ کے بدی کا گُناہ بھی دُگنا ہو جاتا ہے۔

حضرت سیدنا مسیّب بن رافع رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: جو جمعہ کے دن کوئی نیکی کرتا ہے تو اسے دیگر ایام کے کئے گئے عمل کے مقابلے میں دس گنا ثواب ملتا ہے اور جو جمعہ کے دن بدی کرتا ہے تو وہ بھی اسی کی مثل ہے۔

خصوصیت نمبر 60: روزِ جمعہ اور شبِ جمعہ سورۂ دخان پڑھنا

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے شبِ جمعہ حم دخان پڑھی اس کی مغفرت کر دی جائے گی۔(۱۴۴)

حضرت سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص روزِ جمعہ یا شبِ جمعہ سورۂ دخان پڑھے گا، اللہ عَزَّ وَجَلَّ اس کے لیے جنت میں عالیشان گھر بنائے گا۔(۱۴۵)

۱۴۲۔ مصنّف ابن أبی شیبة، کتاب الجمعة، فی فضل الجمعة و یومها، برقم: ۵۵۱۳، ۴۷۷/۱ بزیادة

۱۴۳۔ المعجم الأوسط، باب المیم، من اسمه محمود، برقم: ۷۸۹۵، ۴۰/۸

۱۴۴۔ سنن الترمذی، أبواب فضائل القرآن، باب ما جاء فی فضل حم دخان، برقم: ۲۸۸۹، ۱۶۳/۵

۱۴۵۔ المعجم الکبیر، باب الصاد، صدی بن عجلان، برقم: ۸۰۲۶، ۲۶۴/۸

حضرت سیدنا ابو رافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جس نے شبِ جمعہ سورۂ دخان کی تلاوت کی وہ اس حال میں صبح کرے گا کہ اس کی بخشش ہو چکی ہوگی اور اس کی شادی حورِ عین سے کی جائے گی۔(۱۴۶)

خصوصیت نمبر 61: شبِ جمعہ سورۂ یٰس کی تلاوت کرنا

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شبِ جمعہ دخان اور اس کی تلاوت کرے گا وہ اس حال میں صبح کرے گا کہ اس کی بخشش کی جا چکی ہوگی۔(۱۴۷)

امام اصفہانی رحمۃ اللہ علیہ نے ان الفاظ کے ساتھ روایت ذکر کی: جو شبِ جمعہ سورۂ یٰس پڑھے گا، اس کی بخشش کر دی جائے گی۔(۱۴۸)

خصوصیت نمبر 62: جمعہ کے دن سورۂ آلِ عمران پڑھنا

حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے جمعہ کے دن وہ سورت پڑھی جس میں آلِ عمران کا ذکر ہے، اللہ اور اس کے فرشتے اس پر رحمت بھیجتے ہیں حتّٰی کہ سورج غروب ہو جائے۔(۱۴۹)

خصوصیت نمبر 63: جمعہ کے دن سورۂ ہود پڑھنا

حضرت سیدنا کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جمعہ کے دن سورۂ ہود پڑھو!(۱۵۰)

۱۴۶۔ سنن الدارمی، کتاب فضائل القرآن، باب فی فضل حم الدخان والحوامیم، برقم: ۳۴۶۴، ۴/۲۱۵۱

۱۴۷۔ شعب الایمان، تعظیم القرآن، فصل فی فضائل السور والآیات، ذکر الحوامیم، برقم: ۲۲۴۸، ۴/۱۰۴

۱۴۸۔ الترغیب والترهیب لقوام السنّة، برقم: ۹۴۸، ۱/۵۲۳

۱۴۹۔ المعجم الأوسط، باب المیم، من اسمه محمّد، برقم: ۶۱۵۷، ۶/۱۹۱

۱۵۰۔ سنن الدارمی، کتاب فضائل القرآن، باب فضائل الأنعام والسور، برقم: ۳۴۴۶، ۴/۲۱۴۱

خصوصیت نمبر 64: شبِ جمعہ سورۂ بقرہ اور سورۂ آلِ عمران پڑھنا

حضرت سیدنا عبدالواحد بن ایمن تابعی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے شبِ جمعہ سورۂ بقرہ اور سورۂ آلِ عمران پڑھی، اس کے لیے اجر ہے لبید سے لے کر عروب تک لبید سے مراد ساتویں زمین ہے اور عروب سے مراد ساتواں آسمان ہے۔(۱۵۱)

حضرت سیدنا وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جس نے شبِ جمعہ سورۂ بقرہ، سورۂ آلِ عمران پڑھی ہوگی اس کے لیے عربیا، سے لے کر عجیبا تک نور ہوگا، عربیا سے مراد عرش ہے اور عجیبا سے مراد سب سے نچلی زمین ہے۔(۱۵۲)

خصوصیت نمبر 65: جمعہ کی صبح سے قبل ذکر کا موجبِ مغفرت ہونا

حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو جمعہ کے دن نمازِ فجر سے قبل تین بار یہ کلمات پڑھ لے، اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے اگرچہ وہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہو:

أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ۔

ترجمہ: میں اللہ سے بخشش طلب کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، وہ زندہ ہے دوسروں کو قائم رکھنے والا ہے اور میں اس کی طرف توبہ کرتا ہوں۔(۱۵۳)

خصوصیت نمبر 66: جو شبِ جمعہ پڑھا جانے والا ورد

حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب رجب کا مہینہ آتا تو رسولِ بے مثال، صاحبِ جُود و نَوال ﷺ یوں کہتے:

۱۵۱۔ الترغیب والترهیب لقوام السنّة، باب الجیم، باب فی الترهیب من ترک الجمعة، فصل، برقم: ۹۴۷، ۱/۵۲۲

۱۵۲۔ قیام اللیل لمحمّد بن نصر المروزی، باب ثواب القرأة باللیل، ص: ۱۶۸

۱۵۳۔ المعجم الأوسط، باب المیم، من اسمه محمّد، برقم: ۷۷۱۷، ۷/۳۰۶

اللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِی رَجَبٍ وَشَعْبَانَ وَبَلِّغْنَا رَمَضَانَ ۔

یعنی: اے اللہ! ہمارے لیے رجب اور شعبان میں برکت فرما! اور ہمیں ماہِ رمضان تک پہنچا! اور جب جمعہ کی شب آتی تو یوں کہتے:

هَذِهِ لَيْلَةٌ غَرَّاءُ وَيَوْمٌ أَزْهَرُ.

یہ روشن رات اور چمکتا ہوا دن ہے۔(١٥٤)

خصوصیت نمبر 67: شب جمعہ اور روزِ جمعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درودِ پاک کی کثرت کرنا

حضرت سیدنا اوس بن اوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک تمہارے دنوں میں افضل ترین دن جمعہ کا دن ہے، اسی میں حضرت آدم کو پیدا کیا گیا، اسی میں ان کا انتقال ہوا، اسی میں صور پھونکا جائے گا اور اسی میں صعقہ ہوگا۔(١٥٥)

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چمکتی رات اور چمکتے دن میں مجھ پر درودِ پاک کی کثرت کرو! پس بیشک تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔(١٥٦)

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر جمعہ کے دن مجھ پر درود کی کثرت کرو! پس جو مجھ درود کی کثرت کرنے والا ہوگا وہ مرتبہ میں مجھ سے سب سے زیادہ قریب ہوگا۔(١٥٧)

حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھ پر جمعہ کے دن اور شبِ جمعہ میں درود کی کثرت کرو! پس جو ایسا کرے گا، اسے قیامت کے دن شہید یا شفاعت کرنے والا لکھ دیا جائے گا۔(١٥٨)

١٥٤۔ مسند البزار، مسند أبی حمزہ أنس بن مالك، برقم: ٦٤٩٦، ١١٧/١٣

١٥٥۔ سنن أبی داود، کتاب الصّلاة، باب فضل الجمعة و یوم الجمعة، برقم: ١٠٤٧، ٢٧٥/١ بزیادة

١٥٦۔ المعجم الأوسط، باب الألف، من اسمه أحمد، برقم: ٢٤١، ٨٣/١

١٥٧۔ شعب الأیمان، کتاب الصّلاة، فضل الصّلاة علی النبیّ صلی اللہ علیہ وسلم، برقم: ٢٧٧٠، ٤٣٣/٤

١٥٨۔ شعب الأیمان، کتاب الصّلاة، فضل الصّلاة علی النبیّ صلی اللہ علیہ وسلم، برقم: ٢٧٧٣، ٤٣٤/٤

حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو جمعہ کے دن اور شبِ جمعہ مجھ پر درود پڑھے گا، اللہ عَزَّ وَجَلَّ اس کی سو حاجتوں کو پورا کرے گا، ستر آخرت کی اور تیس دنیا کی۔(١٥٩)

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جو جمعہ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سو بار درود پڑھے گا، وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کے چہرہ پر نور ہوگا۔(١٦٠)

حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو جمعہ کے دن مجھ پر سو بار درود پڑھے گا وہ اس وقت تک نہیں مرے گا جب تک جنت میں اپنا ٹھکانہ نہ دیکھ لے۔(١٦١)

حضرت سیدنا زید بن وہب رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: مجھ سے حضرت سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جمعہ کے دن تم ان الفاظ کے ساتھ درود پڑھنا نہ چھوڑنا: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَی مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ(١٦٢)

خصوصیت نمبر 68: جمعہ کے دن مریض کی عیادت کرنا

خصوصیت نمبر 69: جمعہ کے نکاح میں شریک ہونا

خصوصیت نمبر 70: جمعہ کے دن غلام آزاد کرنا

حضرت سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص جمعہ کی نماز پڑھے اور جمعہ کے دن روزہ رکھے اور مریض کی عیادت کرے اور اور جنازہ میں شرکت کرے اور نکاح میں شریک ہو، اس کے لیے جنت واجب ہو جائے گی۔(١٦٣)

١٥٩۔ شعب الأیمان، کتاب الصّلاة، فضل الصّلاة علی النبیّ صلی اللہ علیہ وسلم، برقم: ٢٧٧١، ٤٣٥/٤، بزیادة

١٦٠۔ شعب الأیمان، کتاب الصّلاة، فضل الصّلاة علی النبیّ صلی اللہ علیہ وسلم، برقم: ٢٧٧٤، ٤٣٥/٤، بزیادة

١٦١۔ الترغیب فی فضائل الأعمال و ثواب ذلك، باب مختصر من الصّلاة علی رسول اللّه صلی اللہ علیہ وسلم برقم: ١٩، ١٤/١

١٦٢۔ حلیة الأولیاء، ٢٣٧/٨

١٦٣۔ المعجم الأوسط، باب الألف، من اسمه ابراهیم، برقم: ٢٣٤٨، ٢٣/٣

حضرت سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ کی روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں: اور جمعہ کے دن صدقہ کیا اور غلام آزاد کیا۔ اس روایت میں یہ الفاظ نہیں ہیں: ''وَ شَهِدَ النِّكَاحَ ''، یعنی: اور نکاح میں شریک ہوا۔(١٦٤)

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے جمعہ کے دن اس حال میں صبح کی کہ وہ روزہ دار تھا، اور اس نے مریض کی عیادت کی اور جنازہ میں شریک ہوا اور صدقہ کیا، تو بیشک اس نے اپنے اوپر جنت کو واجب کرلیا۔(١٦٥)

حضرت سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے جمعہ کے دن اس حال میں صبح کی وہ روزہ دار تھا، اور اس نے مریض کی عیادت کی اور مسکین کو کھانا کھلایا اور جنازہ کے پیچھے چلا، چالیس سال تک اسے کوئی گناہ لاحق نہیں ہوگا۔(١٦٦)

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ حدیث پاک ماقبل والی حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت کی تاکید کررہی ہے اور یہ دونوں احادیث مبارکہ ضعیف ہیں۔(١٦٧)

خصوصیت نمبر 71: شبِ جمعہ یا روزِ جمعہ کو مخصوص کلمات پڑھنے کی فضیلت

حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شبِ جمعہ ان کلمات کو سات بار پڑھ لے گا پھر اسی رات میں اس کا انتقال ہو جائے تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔ اور جو یہ کلمات جمعہ کے دن پڑھ لے پھر اسی دن اس کا انتقال ہو جائے تو وہ جنت میں داخل ہوگا:

١٦٤۔ مسند أبی یعلیٰ، مسند أبی سعید الخدری، برقم: ١٠٤٣، ٣١٢/٢

١٦٥۔ شعب الایمان، کتاب الصّیام، صوم ثلاثة أیّام من کلّ شهر ---، برقم: ٣٥٨١، ٣٨٠/٥

١٦٦۔ شعب الایمان، کتاب الصّیام، صوم ثلاثة أیّام من کلّ شهر ---، برقم: ٣٥٨٢، ٣٨١/٥

١٦٧۔ المرجع السابق

''اللّٰهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ خَلَقْتَنِي، وَأَنَا عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ أَمَتِكَ، وَفِي قَبْضَتِكَ، وَنَاصِيَتِي بِيَدِكَ، أَمْسَيْتُ عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ، أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ أَبُوءُ بِنِعْمَتِكَ، وَأَبُوءُ بِذَنْبِي، فَاغْفِرْ لِي ذُنُوبِي إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ۔'' (١٦٨)

خصوصیت نمبر 72: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں داخل ہونے، یا نکلنے کے لیے شب جمعہ کو اختیار کرنا

حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گرمی کے موسم میں جب کہیں باہر جانا چاہتے تو آپ شبِ جمعہ میں نکلنا پسند کرتے تھے اور جب سردیوں میں گھر میں داخل ہونا چاہتے تو شبِ جمعہ داخل ہونا پسند کرتے تھے۔(١٦٩)

خصوصیت نمبر 73: جمعہ کو نماز کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بازار جانا

حضرت سیدنا عبداللہ بن بسر صحابیِ رسول رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: جب آپ جمعہ کی نماز پڑھ لیتے تو کچھ دیر بازار میں گھومتے پھر آپ رضی اللہ عنہ مسجد کی طرف لوٹ آتے، آپ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا: آپ رضی اللہ عنہ ایسا کیوں کرتے ہیں: تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں کرتے دیکھا تھا۔(١٧٠)

میں (امام جلال الدّین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ) کہتا ہوں: شائد اس کی حکمت اللہ عزوجل کے اس فرمان پر عمل کرنا ہو: ﴿فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلَاةُ فَانْتَشِرُوا فِي الْأَرْضِ وَابْتَغُوا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيرًا لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ﴾ (١٧١)

١٦٨۔ شعب الایمان، کتاب الصّلاة، فضل الصّلاة علی النّبیّ، برقم: ٢٧٨١، ٤٤٠/٤

١٦٩۔ شعب الایمان، کتاب الصّلاة، فضل الصّلاة علی النّبیّ، برقم: ٢٧٨٢، ٤٤٠/٤

١٧٠۔ مجمع الزوائد، کتاب الصّلاة، باب ما یفعل اذا صلّی الجمعة، برقم: ٣١٨٢، ١٩٤/٢

١٧١۔ الجمعة: ١٠/٦٢

خصوصیت نمبر 74: جمعہ کی نماز کے بعد عصر کی نماز کا انتظار کرنا عمرہ کرنے کے برابر ہے۔

حضرت سیدنا سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارے لیے ہر جمعہ میں حج اور عمرہ ہے، پس حج جمعہ کا وقت شروع ہوتے ہی جمعہ کے لیے جانا ہے اور عمرہ جمعہ کے بعد عصر کا انتظار کرنا ہے۔(۱۷۲)

خصوصیت نمبر 75: شبِ جمعہ حفظِ قرآن کی نماز پڑھنا

حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: یہ قرآن میرے سینے سے نکل جاتا ہے، میں خود کو اس پر قدرت پانے والا نہیں پاتا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسے کلمات نہ سکھاؤں جن کے ذریعے اللہ عزوجل تمہیں فائدہ پہنچائے اور تم ان کلمات سے اسے فائدہ پہنچاؤ جسے تم یہ کلمات سکھا دو اور جو کچھ تم سیکھو وہ تمہارے سینے میں محفوظ ہو جائے، پس جب شبِ جمعہ آئے تو اگر تمہیں طاقت ہو کہ تم تہائی رات کے آخری حصّہ میں قیام کر سکو کیونکہ اس گھڑی میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں، اور اس گھڑی میں دعا قبول ہوتی ہے اور بیشک میرے بھائی یعقوب علیہ السلام نے کہا تھا: ﴿سَوْفَ اَسْتَغْفِرُ رَبِّیْ﴾ آپ علیہ السلام نے یہ بات اس لیے فرمائی تھی کہ شبِ جمعہ آجائے پس اگر تمہیں اس کی طاقت نہ ہو تو تم نصف رات کو قیام کرو پس اگر تمہیں اس کی بھی طاقت نہ ہو تو تم رات کے اوّل حصّہ میں قیام کرو پس تم چار رکعت نماز پڑھو! پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ اور سورۂ یٰس پڑھو! اور دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ اور سورۂ حم دخان پڑھو! اور تیسری رکعت میں سورۂ فاتحہ اور سورۂ الم تنزیل سجدہ پڑھو! اور چوتھی رکعت میں سورۂ فاتحہ اور سورۂ تبارک المفصّل پڑھو! پس جب تم تشہّد سے فارغ ہو جاؤ تو تو اللہ کی حمد کرو اور اس کی اچھی طرح سے ثناء کرو اور پھر مجھ پر اور تمام ہی انبیاء کرام علیہم السلام پر درود پڑھو! اور تمام مؤمنین اور مؤمنات اور تم سے ایمان سے سبقت لے جانے والوں کے لیے بخشش کی دعا مانگو اور اس کے آخر میں یوں عرض کرو:

۱۷۲۔ شعب الایمان، کتاب الصّلاۃ، فضل الصّلاۃ علی النبیّ، برقم: ۲۷۸۴، ۴/۴۴۱

اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِي بِتَرْكِ الْمَعَاصِي أَبَدًا مَا أَبْقَيْتَنِي، وَارْحَمْنِي أَنْ أَتَكَلَّفَ مَا لَا يَعْنِينِي، وَارْزُقْنِي حُسْنَ النَّظَرِ فِيمَا يُرْضِيكَ عَنِّي، اَللّٰهُمَّ بَدِيعَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ وَالْعِزَّةِ الَّتِي لَا تُرَامُ، أَسْأَلُكَ يَا أَللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ بِجَلَالِكَ وَنُورِ وَجْهِكَ أَنْ تُلْزِمَ قَلْبِي حِفْظَ كِتَابِكَ كَمَا عَلَّمْتَنِي، وَارْزُقْنِي أَنْ أَتْلُوَهُ عَلَى النَّحْوِ الَّذِي يُرْضِيكَ عَنِّي، اَللّٰهُمَّ بَدِيعَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ وَالْعِزَّةِ الَّتِي لَا تُرَامُ، أَسْأَلُكَ يَا أَللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ بِجَلَالِكَ وَنُورِ وَجْهِكَ أَنْ تُنَوِّرَ بِكِتَابِكَ بَصَرِي، وَأَنْ تُطْلِقَ بِهِ لِسَانِي، وَأَنْ تُفَرِّجَ بِهِ عَنْ قَلْبِي، وَأَنْ تَشْرَحَ بِهِ صَدْرِي، وَأَنْ تَغْسِلَ بِهِ بَدَنِي، فَإِنَّهُ لَا يُعِينُنِي عَلَى الْحَقِّ غَيْرُكَ وَلَا يُؤْتِيهِ إِلَّا أَنْتَ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ۔

تم اس عمل کو تین، پانچ، یا سات جمعوں تک کرو، اللہ کے اذن سے جس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے مومن اس سے خطا نہیں کرتا ہے۔ حضرت سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: اللہ کی قسم! حضرت علی رضی اللہ عنہ پر پانچ یا سات جمعے گزرے تھے کہ رسول اللہ ﷺ ویسی ہی کسی مجلس میں تشریف لائے تو حضرت سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: میں پہلے چار یا اس کے قریب آیتیں سبق میں لیا کرتا تھا، پھر جب میں انہیں دل میں دہراتا تو نکل جاتی تھیں؛ اور اب میں چالیس یا اس کے قریب آیتیں سیکھتا ہوں اور جب میں انہیں اپنے دل میں دہراتا ہوں تو یوں لگتا ہے جیسے کتاب اللہ میری آنکھوں کے سامنے ہے اور بیشک میں حدیث سنتا تھا پھر جب میں اسے دہراتا تو وہ میرے ذہن سے نکل جاتی تھیں، اور اب میں کثیر احادیث سنتا ہوں اور پھر جب میں انہیں روایت کرتا ہوں تو ان میں سے ایک بھی حرف نہیں بھولتا۔ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس وقت تم مومن ہو۔(۱۷۳)

۱۷۳۔ سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب فی دعاء الحفظ، برقم: ۳۵۷۰، ۵/۵۶۳، بتغیّرٍ مّا

خصوصیت نمبر 76: شبِ جمعہ اور روزِ جمعہ قبرستان جانا

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو ہر جمعہ کے دن اپنے ماں باپ کی یا ان میں کسی ایک کی قبر کی زیارت کرے گا، اس کی بخشش کر دی جائے گی اور اسے والدین کے ساتھ نیکی کرنے والا لکھا جائے گا۔(۱۷۴)

خصوصیت نمبر 77: جمعہ کے دن فوت ہونے والے افراد کو زیارتِ قبر کے لیے آنے والے زندہ افراد کا علم ہو جانا

حضرت سیدنا محمد بن واسع رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ جمعہ کے دن اور ایک دن قبل، اور ایک دن بعد زیارتِ قبور کرنے والوں کا مُردوں کو علم ہو جاتا ہے۔(۱۷۵)

حضرت سیدنا ضحّاک رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: جو ہفتے کے دن غروبِ آفتاب سے پہلے کسی قبر کی زیارت کرتا ہے تو میت کو اس کی زیارت کا علم ہو جاتا ہے۔ عرض کیا گیا: یہ کیسے ہوتا ہے؟ ارشاد فرمایا: روزِ جمعہ کے مرتبہ کی وجہ سے۔(۱۷۶)

خصوصیت نمبر 78: جمعہ کے دن فوت شدہ افراد پر ان کے زندہ رشتے داروں کے اعمال کا پیش کیا جانا

حضرت سیدنا عبد الغفور بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد سے، وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پیر اور جمعرات کو اعمال اللہ عزوجل کی بارگاہ میں پیش کئے جاتے ہیں اور جمعہ کے دن اعمال انبیاء کرام پر اور باپوں اور ماؤوں پر پیش کئے جاتے ہیں تو وہ ان لوگوں کی نیکیوں کو دیکھ کر خوش ہوتے ہیں اور ان کے چہروں کی سفیدی اور نور میں

۱۷۴۔ المعجم الأوسط، باب الیم، من اسمه محمّد، برقم: ٦١١٤، ١٧٥/٦

۱۷۵۔ شعب الایمان، کتاب الصّلاة علی من مات من اهل القبلة، فصل فی زیارة القبور، برقم: ٨٨٦٢، ٤٧٥/١١

۱۷۶۔ شعب الایمان، کتاب الصّلاة علی من مات من اهل القبلة، فصل فی زیارة القبور، برقم: ٨٨٦٣، ٤٧٦/١١

اضافہ ہو جاتا ہے۔(۱۷۷)

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: بیشک ہر جمعرات شبِ جمعہ ابن آدم کے اعمال پیش کئے جاتے ہیں، پس قطعِ رحمی کرنے والے کے عمل کو قبول نہیں کیا جاتا۔(۱۷۸)

خصوصیت نمبر 79: جمعہ کے دن پرندے کہتے ہیں: سلامتی ہو! سلامتی ہو! یہ نیک دن ہے۔

حضرت سیدنا مطرف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: وہ بیداری اور نیند کی درمیانی کیفیت میں تھے، انہوں نے مُردوں کو کہتے ہوئے سنا وہ جمعہ کی عظمت کو بیان کرتے ہوئے کہہ رہے تھے: سلامتی ہو! سلامتی ہو! یہ نیک دن ہے۔

حضرت سیدنا بکر بن عبد اللہ مزنی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: بیشک شبِ جمعہ پرندے آپس میں ایک دوسرے سے ملتے ہیں اور ایک دوسرے سے کہتا ہے: کیا تمہیں علم ہے کہ کل جمعہ کا دن ہے؟(۱۷۹)

خصوصیت نمبر 80: جمعہ کی نماز کے لیے ستّر یا اس سے زائد افراد کے اجتماع کی فضیلت

حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب ہم میں ستر افراد جمعہ کے لیے جاتے ہیں تو وہ ستر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ان ستر افراد جیسے ہوتے ہیں جو اپنے ربّ کی طرف وفد کی صورت میں گئے تھے یا ان سے بھی افضل ہوتے ہیں۔(۱۸۰)

۱۷۷۔ نوادر الأصول، الأصل السابع والستون والمائة، ٢٦٠/٢

۱۷۸۔ مسند امام أحمد، مسند أبی هريرة، برقم: ١٠٢٧٢، ١٩١/١٦

۱۷۹۔ المجالسة و جواهر العلم، الجزء السابع عشر، برقم: ٢٤٣٢، ١٠٢/٦
اس خصوصیت کے عنوان اور اس کے تحت مذکور روایات میں مطابقت نہیں ہے۔

۱۸۰۔ المعجم الأوسط، باب الألف، من اسمه أحمد، برقم: ٥٨٠٢، ٦٣/٦

خصوصیت نمبر 81: جمعہ کے دن کیئے گئے متفرق نیک اعمال کا ثواب

حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جو بدھ، جمعرات اور جمعہ کے دن روزہ رکھے، پھر جمعہ کے دن وہ اپنے مال میں سے صدقہ دے خواہ کم دے یا زیادہ دے، اس کے تمام گناہوں کو بخش دیا جائے گا اور وہ ایسا ہوجائے گا جیسا اس دن تھا جب اسے اس کی ماں نے پیدا کیا تھا۔(۱۸۱)

حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: وہ بدھ، جمعرات، اور جمعہ کا روزہ رکھنا پسند کرتے تھے اور یہ خبر دیا کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ ان دنوں میں روزہ رکھنے کا حکم دیتے تھے اور اس میں صدقہ کرنے کا حکم دیتے تھے خواہ کم ہو یا زیادہ کہ بلاشبہ اس میں بڑی فضیلت ہے۔(۱۸۲)

حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو بدھ، جمعرات، جمعہ کا روزہ رکھے گا، اللہ عزوجل اس کے لیے جنت میں موتی، یاقوت اور زمرد کا ایک عالیشان محل بنائے گا؛ اور اللہ عزوجل اس کے لیے جہنم سے آزادی لکھ دے گا۔(۱۸۳)

حضرت سیدنا ابوقتادہ عدوی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جمعہ کے دن سے بڑھ کر کسی بھی دن میں، میں روزہ رکھنا مکروہ نہیں جانتا، اور مجھے جمعہ کے دن روزہ رکھنے سے بڑھ کر کچھ محبوب نہیں ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا: یہ کیسے ہوسکتا ہے؟ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے یہ پسند ہے کہ میں جمعہ کا روزہ پے در پے دنوں میں رکھوں کیونکہ میں اس کی فضیلت جانتا ہوں اور میں اس بات کو مکروہ جانتا ہوں کہ دیگر ایام میں سے جمعہ کے دن کو روزہ کے لیے خاص کر لوں کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے کہ ہم جمعہ کے دن کو دیگر دنوں میں سے روزہ کے لیے خاص کرلیں۔(۱۸۴)

۱۸۱۔ شعب الایمان، کتاب الصّیام، صوم ثلاثة أیّام من کلّ شهر، برقم: ۳۵۸۹، ۳۸۶/۵
۱۸۲۔ شعب الایمان، کتاب الصّیام، صوم ثلاثة أیّام من کلّ شهر، برقم: ۳۵۸۹، ۳۸۶/۵
۱۸۳۔ شعب الایمان، کتاب الصّیام، صوم ثلاثة أیّام من کلّ شهر، برقم: ۳۵۹۰، ۳۸۷/۵
۱۸۴۔ الترغیب والترهیب لقوام السنة، باب الجیم، باب فی فضل الجمعة ---، برقم: ۹۱۳، ۵۰۵/۱

حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو جمعہ کے دن روزہ رکھے گا، اللہ عزوجل اس کے لیے ایامِ آخرت میں سے دس روشن دن لکھ دیگا جو دنیاوی دنوں کے مشابہ نہیں ہوں گے۔(۱۸۵)

خصوصیت نمبر 82: رسول اللہ ﷺ کا شبِ جمعہ، اور روزِ جمعہ کا استقبال کرنا

جب رجب کا مہینہ آتا تو رسول اللہ ﷺ یوں کہتے:

اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي رَجَبٍ وَشَعْبَانَ وَبَلِّغْنَا رَمَضَانَ ۔

یعنی: اے اللہ! ہمارے لیے رجب اور شعبان میں برکت فرما! اور ہمیں ماہِ رمضان تک پہنچا!

اور جب جمعہ کی شب آتی تو یوں کہتے: **هَذِهِ لَيْلَةٌ غَرَّاءُ وَيَوْمٌ أَزْهَرُ** یہ روشن رات اور چمکتا ہوا دن ہے۔(۱۸۶)

خصوصیت نمبر 83: شبِ جمعہ مغرب کے بعد مخصوص نفل پڑھنے کا ثواب

حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شبِ جمعہ مغرب کے بعد دو رکعت پڑھے، اور ہر رکعت میں ایک بار سورۂ فاتحہ اور پندرہ بار سورۂ ''اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا'' پڑھے، تو اللہ عزوجل اس پر موت کی سختیاں آسان کر دے گا اور اسے عذابِ قبر سے بچالے گا، اور بروزِ قیامت اس کے لیے پل صراط سے گزرنا آسان کردے گا۔(۱۸۷)

۱۸۵۔ شعب الایمان، کتاب الصّیام، صوم ثلاثة أیّام من کلّ شهر، برقم: ۳۵۷۹، ۳۸۰/۵
۱۸۶۔ مسند البزار، مسند أبی حمزه أنس بن مالك، برقم: ٦٤٩٦، ۱۱۷/۱۳
۱۸۷۔ کنزالعمّال، حرف الصّاد، کتاب الصّلاة، الباب السابع فی صلاة النوافل، الفصل الأوّل فی الترغیب فیها، برقم: ۲۱۳۵٦، ۷۷۵/۷، بالاختصار

خصوصیت نمبر 84: جمعہ کا دن امن کا سفیر

حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب جمعہ کا دن سلامتی سے گزر جائے تو دیگر ایام بھی سلامتی سے گزر جاتے ہیں۔ (۱۸۸)

خصوصیت نمبر 85: جمعہ کے دن مسجد میں داخلے کی خصوصی دعا

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب جمعہ کے دن مسجد میں داخل ہوتے تھے، تو مسجد کے دروازے دونوں کو پکڑتے تھے، پھر یوں دعا کرتے:

اللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي أَوْجَهَ مَنْ تَوَجَّهَ إِلَيْكَ، وَأَقْرَبَ مَنْ تَقَرَّبَ إِلَيْكَ، وَأَفْضَلَ مَنْ سَأَلَكَ وَرَغِبَ إِلَيْكَ۔

حضرتِ سیّدُنا امام ابوزکریا یحییٰ بن شرف نووی رحمۃ اللہ علیہ نے "الأذكار" میں فرمایا: ہمارے لیے مستحب ہے کہ ہم یہ الفاظ "مِنْ" کے اضافے کے ساتھ یوں پڑھیں:

من اوجه، من اقرب، من افضل۔ (۱۸۹)

خصوصیت نمبر 86: جمعہ کے دن حجامہ کا مکروہ ہونا

حضرت سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک جمعہ کے دن میں ایک ایسی ساعت ہے جس میں کوئی شخص حجامہ نہیں کرائے گا مگر وہ فوت ہو جائے گا۔ (۱۹۰)

۱۸۸۔ حلية الأولياء، ذكر طوائف جماهير من النسّاك و العباد، سفيان الثورى، ۱۴۰/۷
مراد یہ ہے کہ جب جمعہ کو دن عبادات کے ساتھ گزر جاتا ہے تو اس عبادت کی برکت سے دیگر دنوں میں بھی عبادت کی توفیق ملتی ہے اور بمطابقِ حدیث ایک جمعہ دوسرے جمعہ تک کے درمیان ہونے والے صغیرہ گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے۔

۱۸۹۔ الأذكار للنّووى، كتاب الأذكار فى صلوات مخصوصة، باب ما يقول اذا دخل المسجد يوم الجمعة، برقم: ۴۹۵، ۳۳۲/۱

۱۹۰۔ مسند أبى يعلىٰ الموصلى، مسند الحسين بن على بن أبى طالب، برقم: ۶۷۷۹، ۱۵۰/۱۲

جمعہ کے دن حجامہ کرانے کے بارے میں نہی وارد ہوئی ہے اس حدیث پاک کو حضرت سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے روایت کیا ہے۔ (۱۹۱)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں کوئی جمعہ کے دن حجامہ نہ کرائے کیونکہ جمعہ کے دن ایسی ساعت ہے جس نے اس گھڑی میں حجامہ کرایا اور اسے برص ہو جائے تو وہ اپنے نفس ہی کو ملامت کرے۔ (۱۹۲)

خصوصیت نمبر 87: جمعہ کے دن فوت ہونے والے کو شہادت کا مرتبہ حاصل ہونا

حضرت سیدنا ایاس بن بکیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو جمعہ کے دن مرے گا، اللہ عزوجل اس کے لیے شہید کا اجر لکھے گا اور اسے فتنۂ قبر سے بچا لے گا۔ (۱۹۳)

حضرت سیدنا عطاء رحمۃ اللہ علیہ سے مرسلاً روایت ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو مسلمان مرد یا مسلمان عورت شبِ جمعہ یا روزِ جمعہ کو فوت ہو جائے اسے عذابِ قبر اور فتنۂ قبر سے بچا لیا جائے گا اور وہ اللہ سے اس حال میں ملے گا کہ اس کا کچھ حساب کتاب نہیں ہوگا اور وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کے ساتھ گواہ ہوں گے جو اس کے حق میں گواہی دیں گے۔ (۱۹۴)

۱۹۱۔ سنن ابن ماجه، كتاب الطبّ، (۲۲) باب فى أىّ الأيّام يحتجم، برقم: ۳۴۸۸، ۱۱۵۴/۲

۱۹۲۔ لم أجد بهذا اللفظ و لكن النهى عن الحجامة يوم الجمعة مذكور فى سنن ابن ماجه، كتاب الطبّ، (۲۲) باب فى أىّ الأيّام يحتجم، برقم: ۳۴۸۸، ۱۱۵۴/۲

۱۹۳۔ تخريج أحاديث الاحياء، كتاب أسرار الصّلاة و مهمّاتها، برقم: ۳، ۲۱۱/۱

۱۹۴۔ الشطر الأوّل من هذا الحديث الى "وقاه اللّٰه فتنة القبر۔" أخرجه الترمذى فى سننه، كتاب الجنائز، باب ما جاء فيمن مات يوم الجمعة، برقم: ۱۰۷۴، ۳۷۸/۳

خصوصیت نمبر 88: جمعہ کے دن مخصوص ترکیب کے مطابق چار رکعت چاشت پڑھنے کا ثواب

حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو اپنی عمر بھر میں ایک مرتبہ بھی جمعہ کے دن چار رکعت نمازِ چاشت یوں پڑھے کہ ہر رکعت میں دس بار سورۂ فاتحہ، دس بار سورۂ فلق، دس بار سورۂ ناس، دس بار سورۂ قل ھو اللہ اُحد، دس مرتبہ قل یاایھا الکافرون، دس بار آیۃ الکرسی پڑھے پس جب تشہد پڑھ کر سلام پھیر لے تو ستر مرتبہ استغفار پڑھے اور ستر مرتبہ یوں کہے:

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ۔

یعنی: اللہ کے لیے پاکی ہے اور اللہ کے لیے تمام حمد ہے اور اللہ سب سے بڑا ہے نیکی کرنے کی طاقت نہیں اور برائی سے بچنے کی قوّت نہیں مگر اللہ کی توفیق سے جو بلند و بالا، عظمت والا ہے۔

اللہ عَزَّ وَجَلَّ اس سے آسمان والوں اور زمین والوں کا شر، اور انسانوں اور جنات کا شر اٹھالے گا۔(۱۹۵)

خصوصیت نمبر 89: جمعہ کے دن وقوفِ عرفہ کا دیگر دنوں میں وقوفِ عرفہ کرنے سے پانچ وجوہ سے فضیلت رکھنا

پہلی وجہ: اس میں رسول اللہ ﷺ کی موافقت ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے جمعہ کے دن وقوفِ عرفہ فرمایا تھا اور اللہ اپنے رسول ﷺ کے لیے افضل شے ہی کا انتخاب فرماتا تھا۔

دوسری وجہ: بیشک جمعہ ہی کے دن میں قبولیتِ دعا کی گھڑی ہے۔

تیسری وجہ: اعمال جس طرح مکان کے ساتھ شرف پاتے ہیں یونہی وقت کے ساتھ

۱۹۵۔ الترغیب والترھیب لقوام السنّة، باب الترغیب فی صلاة الضحی، برقم: ۱۹۶۶، ۱۰/۳

شرف پاتے ہیں اور جمعہ کا دن ہفتہ کے سب دنوں میں افضل ہے تو واجب ہوا جمعہ کے دن جو عمل ہو وہ بھی دیگر دنوں میں کیئے گئے عمل سے افضل ہو۔

چوتھی وجہ: حدیث پاک میں ہے: افضل ترین دن یوم عرفہ ہے جب کہ وہ جمعہ کے دن ہو اور جمعہ کے دن کیا گیا حج ان ستّر حجوں سے افضل ہے جو جمعہ کے علاوہ دنوں میں کیئے گئے ہوں۔(۱۹۶)

پانچویں وجہ: یومِ عرفہ جب جمعہ کے دن ہو تو اللہ عَزَّ وَجَلَّ سب اہلِ موقف کی بخشش کر دیتا ہے۔

اگر کہا جائے کہ حدیث میں آیا ہے کہ اللہ عَزَّ وَجَلَّ مطلقاً وقوفِ عرفہ کرنے والوں کی مغفرت کر دیتا ہے،(۱۹۷) تو اس حدیث میں مغفرت کو جمعہ کے دن کے ساتھ خاص کر دینے سے کیا فائدہ ہوگا؟

اس کا جواب یہ ہے کہ احتمال ہے کہ اللہ جمعہ کے دن وقوفِ عرفہ کرنے والوں کو بلا کسی واسطہ کے بخش دے اور جمعہ کے علاوہ کسی اور دن میں وقوف کرنے والوں میں سے بعض کو دیگر بعض کے واسطے بخش دیتا ہو۔

خصوصیت نمبر 90: حاجت برآوری کا عظیم نسخہ

حضرت سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جس کو اللہ عَزَّ وَجَلَّ سے کوئی حاجت ہو تو اسے چاہیئے کہ بدھ، جمعرات اور جمعہ کو روزہ رکھے، پس جب جمعہ کا دن ہو تو غسل کرے اور جمعہ کے لیے جائے اور کچھ صدقہ کرے خواہ کم ہو یا زیادہ پس جب جمعہ پڑھ لے تو یوں دعا کرے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ بِاسْمِكَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ وَاَسْاَلُكَ بِاسْمِكَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ

۱۹۶۔ جامع الأصول، حرف الفاء، الکتاب الأوّل، الباب السابع فی فضل ما ورد ذکره من الأزمنة، یوم عرفة، برقم: ۶۸۶۷، ۲۶۴/۹

۱۹۷۔ الفوائد المجموعة، کتاب الصّفات، برقم: ۱۲، ۴۴۷/۱

الرَّحِيْمِ الَّذِیْ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَيُّوْمُ لَا تَأْخُذُهُ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ لَهُ الَّذِیْ مَلَأَتْ عَظَمَتُهُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ، الَّذِیْ عَنَتْ لَهُ الْوُجُوْهُ، وَخَشِعَتْ لَهُ الْأَصْوَاتُ وَوَجِلَتِ الْقُلُوْبُ مِنْ خَشْيَتِهِ أَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّأَنْ تُعْطِيَنِيْ حَاجَتِيْ وَهِيَ كَذَا وَكَذَا۔

پس اِن شاء اللہ اس کی وہ دعا قبول کر لی جائے گی۔(۱۹۸)

حضرت سیدنا عمرو بن قیس مزنی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ جو بدھ، جمعرات، جمعہ کو روزہ رکھے، پھر مسلمانوں کے ساتھ جمعہ میں حاضر ہو، اور امام کے سلام پھیرنے کے بعد ٹھہرا رہے اور دس بار سورۂ فاتحہ اور دس بار سورۂ اخلاص پڑھے پھر اپنے دونوں ہاتھ للہ عَزَّ وَجَلَّ کی بارگاہ میں دراز کر کے یوں دعا کرے:

اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الْأَعْلَى الْأَعْلَى الْأَعْلَى، الْأَعَزِّ الْأَعَزِّ الْأَعَزِّ، الْأَكْرَمِ الْأَكْرَمِ الْأَكْرَمِ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، الْأَجَلُّ الْأَجَلُّ، الْعَظِيْمُ الْأَعْظَمُ۔

جو وہ مانگے گا اللہ عَزَّ وَجَلَّ عطا کرے گا خواہ دنیا میں دے یا آخرت میں لیکن تم لوگ قبولیتِ دعا میں جلدی کرتے ہو۔(۱۹۹)

خصوصیت نمبر 91: جمعہ کے دن جہنم کے دروازوں کا نہ کھولا جانا

یہ خصوصیت اس کے علاوہ ہے کہ جمعہ کے دن جہنم نہیں بھڑکایا جاتا۔ حضرت سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک جہنم کو روزآنہ بھڑکایا جاتا ہے اور اس کے دروازے روزآنہ کھولے جاتے ہیں علاوہ جمعہ کے کہ جمعہ کے دن اس کے دروازے نہیں کھولے جاتے۔(۲۰۰)

۱۹۸۔ الترغیب والترهیب لقوام السنّة، باب الدال، الترغیب فی الدعاء، فصل، ۱۲۶۷، ۱۱۴/۲

دعا میں مذکور کلمات: ھی کذا کذا کی جگہ اپنی حاجت کا ذکر کرے۔

۱۹۹۔ عمل الیوم واللیلة لابن السّنی، باب ما یقول بعد صلاة الجمعة، برقم: ۳۷۶، ۳۳۳/۱

۲۰۰۔ حلیة الأولیاء، فمن الطبقة الأولی من التابعین، ۱۸۸/۵

خصوصیت نمبر 92: شبِ جمعہ سفر کا مستحب ہونا

حضرت سیدتنا امّ سلمۃ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: رسول اللہ ﷺ جمعرات کو سفر کرنا پسند کیا کرتے تھے۔(۲۰۱)

حضرت سیدنا کعب بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ جب سفر کو نکلتے تو جمعرات کے دن نکلتے اور لشکر بھیجتے تو اسے جمعرات کو روانہ فرماتے۔(۲۰۲)

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول اللہ ﷺ جب سفر کا ارادہ فرماتے تو جمعرات کو سفر کے لیے نکلتے۔(۲۰۳)

خصوصیت نمبر 93: شبِ جمعہ، روزِ جمعہ درود پاک جماعت کے ساتھ پڑھنے کا ثواب

حضرت سیدنا ثابر غیاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہمیں یہ خبر پہنچی ہے کہ اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے بعض فرشتے ہیں جن کے پاس چاندی کی تختیاں اور سونے کے قلم ہوتے ہیں وہ زمین میں گھومتے ہیں اور ان کا نام لکھتے ہیں جو شبِ جمعہ اور روزِ جمعہ جماعت کے ساتھ درود شریف پڑھتے ہیں۔(۲۰۴)

خصوصیت نمبر 94: خواب میں حضور ﷺ کی زیارت

امام زہری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: جو شبِ جمعہ غسل کرے پھر دو رکعت نماز پڑھے اور اس میں ہزار بار "**قل هو اللّٰه أحد**" پڑھے، وہ خواب میں رسول اللہ ﷺ کی زیارت سے مشرّف ہوگا۔(۲۰۵)

۲۰۱۔ المعجم الکبیر، مسند النّساء، برقم: ۵۴۳، ۲۶۰/۲۳

۲۰۲۔ المعجم الأوسط، باب المیم، من اسمه مقدام، برقم: ۸۸۱۲، ۳۴۱/۸

۲۰۳۔ المعجم الأوسط، باب الألف، من اسمه ابراهیم، برقم: ۲۸۴۱، ۱۷۵/۳

۲۰۴۔ شعب الایمان، فضل الصّلاة علی النبیّ ﷺ برقم: ۲۷۷۵، ۴۳۶/۴

۲۰۵۔ تاریخ دمشق لابن عساکر، حرف المیم، ۶۷۵۸۔ محمّد بن عکاشة بن محصن أبو عبداللّٰه الکرمانی، ۲۳۱/۵۴

خصوصیت نمبر 95: جمعہ کے دن اسلامی بھائی کی زیارت کرنا

امام ابن جریر رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے اس آیت: ﴿فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلَاةُ فَانْتَشِرُوْا فِي الْأَرْضِ﴾ (۲۰۶) کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: زمین میں پھیل جانا طلبِ دنیا کے لیے نہ ہو بلکہ مریض کی عیادت کے لیے ہو، جنازہ میں شرکت کے لیے ہو، اپنے دینی بھائیوں سے ملاقات کے لیے ہو۔(۲۰۷)

خصوصیت نمبر 96: جمعہ کے دن کسی بھی وقت میں نفل کا مکروہ نہ ہونا

بعض علماء کے نزدیک جمعہ کے دن فجر کی نماز کے بعد اور عصر کی نماز کے بعد نفل پڑھنا مکروہ نہیں ہے۔حضرت سیدنا طاؤس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جمعہ کا پورا دن نماز کا ہے، اگر یہ روایت درست ہو تو اس میں اس بات کی تائید ہے کہ قبولیت دعا کی گھڑی سورج غروب ہونے سے اہل ہے اور اس میں کوئی شبہ نہیں کہ یہ ساعت نماز کی نہیں ہے۔(۲۰۸)

خصوصیت نمبر 97: خواب میں جنتی ٹھکانہ کی زیارت کا نسخہ

حضرت سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص جمعہ کے دن مسجد میں داخل ہو، پھر چار رکعت نماز پڑھے ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ اور پچاس بار "قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ" پڑھے تو یہ چار رکعت میں دو سو مرتبہ ہو جائے گا، وہ اس وقت نہیں مرے گا جب تک جنت میں اپنا گھر نہ دیکھ لے یا یوں فرمایا: جب تک اسے جنت میں اس کا گھر نہ دکھا دیا جائے۔ (۲۰۹)

خصوصیت نمبر 98: شبِ جمعہ عبادت کرنے والے کا عقل مند ہونا

حضرت سیدتنا عائشہ رضی اللہ عنہا سے مرفوعاً روایت ہے: آدمی کامل سمجھدار اس وقت تک نہیں

۲۰۶۔ الجمعة:۶۲/۱۰ پ:۲۸

۲۰۷۔ جامع البيان للطبری ،تحت قوله تعالى :فاذا قضيت الصلاة فانتشروا فی الأرض۔۔،۳۸۵/۲۳

۲۰۸۔ مصنّف ابن أبی شيبة ،كتاب الجمعة ،من رخّص فی الصّلاة نصف النّهار يوم الجمعة ، برقم: ۵۴۲۹، ۴۶۹/۱

۲۰۹۔ تخريج أحاديث الاحياء ، ۲۲۱/۱

ہوسکتا جب تک کہ وہ اپنی قوم کی مجلس شبِ جمعہ کے لیے نہ چھوڑے۔(یعنی: کامل سمجھدار وہ ہے جو شبِ جمعہ عبادتِ الٰہی کے لیے اپنے آپ کو لوگوں کی دنیاوی مجالس سے دور رکھتے ہوئے عبادت میں رات گزارے۔)(۲۱۰)

خصوصیت نمبر 99: جمعہ کے دن بخشش کی نوید

حضرت سیدنا حسن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: بے شک اللہ عَزَّ وَجَلَّ یومِ عرفہ اپنے بندوں پر فخر فرماتا ہے، ارشاد فرماتا ہے: میرے بندے میرے پاس دوڑتے ہوئے آئے ہیں میری رحمت کو تلاش کرنے کے لیے میں تم کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے ان میں سے نیکی کرنے والوں کی مغفرت فرمادی ہے اور ان میں سے نیک لوگوں کو میں نے گناہگاروں کے لیے شفیع بنادیا ہے راوی حدیث فرماتے ہیں: جب جمعہ کا دن ہوتا ہے تب بھی ایسا ہی ہوتا ہے۔(۲۱۱)

خصوصیت نمبر 100: جمعہ کے دن کی مخصوص دعا

حضرت سیدنا محمد بن منکدر رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا: یہ دعا رسول اللہ ﷺ پر پیش کی گئی، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر جمعہ کے دن کی کسی گھڑی میں مشرق ومغرب کے درمیان اس دعا کے ساتھ کسی شے کی دعا کی جائے، تو اُس کی دعا قبول ہوگی، وہ دعا یہ ہے:

"لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ يَا حَنَّانُ ! يَا مَنَّانُ ! يَا بَدِيْعَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ ! يَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ !" (۲۱۲)

۲۱۰۔ الفردوس بمأثور الخطاب، باب لام الف، برقم: ۷۷۸۵ ، ۱۵۰/۵ عند الديلمی فی هذه الرواية خشية الجمعة بدل عشيّة الجمعة

۲۱۱۔ الطبقات الكبرى، متمّم الصحابة، ۷۔ الحسن بن علی رضی الله عنهما، أخبار متفرقة ، ۲۰۹/۱

۲۱۲۔ تاريخ بغداد للخطيب ،باب الألف ،ذكر من اسمه أحمد،واسمه أبيه حمدان، ۲۰۴۹۔ أحمد بن حمدان بن علی بن سنان أبو جعفر الحيری النيسابوری، ۱۸۵/۵

خصوصیت نمبر 101: جمعہ کے دن کا حشر کیا جانا

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ عزَّ وجلَّ بروزِ قیامت دنوں کو ان کی ہیئت اور صورت کے مطابق اٹھائے گا اور جمعہ کو اٹھائے گا اس حال میں کہ وہ روشن و چمکدار ہوگا اہلِ جمعہ اس کو یوں گھیریں ہوئے ہوں گے جیسا کہ دلہن کو اس کے شوہر کے پاس بھیجا جاتا ہے جمعہ، اہلِ جمعہ کو روشنی دے گا وہ اس کی روشنی میں چلیں گے ان کے رنگ سفیدی میں برف کی طرح ہوں گے اور ان کی خوشبو مشک کی طرح ہوگی وہ کافور کے پہاڑوں پر بیٹھیں ہوں گے جن وانس ان کی طرف تعجب سے یوں دیکھیں گے کہ پلک تک نہیں جھپکائیں گے حتی کہ جنت میں داخل ہوجائیں گے جنت میں ان کے ساتھ (ان کے درجوں میں) ان مؤذّنوں کے سوا کوئی نہیں ملے گا جنہوں نے ثواب کی نیت سے اذان کہی ہوگی۔ (۲۱۳)

۲۱۳۔ صحیح ابن خزیمة کتاب الجمعة، باب صفة یوم الجمعة ـ، برقم: ۱۷۳۰، ۱۱۷/۳

ماخذ ومراجع

☆ جامع البیان فی تأویل القرآن للأمام أبی جعفر محمّد بن جریر بن یزید بن کثیر بن غالب الآملی الطبری المتوفی: ۳۱۰ھ۔ الناشر: مؤسسة الرسالة

☆ تاریخ بغداد للأمام أبی بکر أحمد بن علی بن ثابت بن أحمد بن مهدی الخطیب البغدادی المتوفی :۴۶۳ھ۔ ،الناشر: دار الغرب الإسلامی،بیروت۔

☆ صحیح ابن خزیمة للأمام أبی بکر محمّد بن إسحاق بن خزیمة بن المغیرة بن صالح بن بکر السلمی النیسابوری المتوفی:۳۱۱ھ۔ الناشر: المکتب الإسلامی، بیروت۔

☆ شرح السنة لمحیی السنة، أبی محمّد الحسین بن مسعود بن محمّد بن الفراء البغوی الشافعی المتوفی :۵۱۶ھ بتحقیق: شعیب الأرنؤوط -محمد زهیر الشاویش ، الناشر:المکتب الإسلامی ، دمشق ، بیروت۔

☆ نصب الرایة لأحادیث الهدایة مع حاشیته بغیة الألمعی فی تخریج الزیلعی لجمال الدین أبی محمّد عبد اللّٰه بن یوسف بن محمّد الزیلعی المتوفی :۷۶۲ھ بتحقیق: محمد عوامة، الناشر: مؤسسة الریان للطباعة والنشر، بیروت -لبنان/ دار القبلة للثقافة الإسلامیة -جدة -السعودیة

☆ المغنی عن حمل الأسفار فی الأسفار، فی تخریج ما فی الإحیاء من الأخبار (مطبوع بهامش إحیاء علوم الدین للامام أبی الفضل زین الدین عبد الرحیم بن الحسین بن عبد الرحمن بن أبی بکر بن إبراهیم العراقی المتوفی:۸۰۶ھ الناشر :دار ابن حزم، بیروت -لبنان ،الطبعة الأولی

☆ صحیح البخاری للأمام أبی عبداللّٰه محمّد بن إسماعیل البخاری الجعفی،الناشر:دار طوق النجاة۔

☆ صحیح مسلم للأمام أبی الحسن مسلم بن الحجاج القشیری النیسابوری المتوفی:۲۶۱ھ۔ الناشر: دار إحیاء التراث العربی،بیروت۔

☆ سنن أبی داود للأمام أبی داؤد سلیمان بن الأشعث بن إسحاق بن بشیر بن شداد بن عمرو الأزدی السِّجِستانی المتوفی:٢٧٥هـ۔ الناشر:المکتبة العصریة، صیدا، بیروت۔

☆ سنن ابن ماجه للأمام ابن ماجة أبی عبد اللّٰه محمّد بن یزید القزوینی، وماجة اسم أبیه یزید المتوفی:٢٧٣هـ۔ الناشر: دار إحیاء الکتب العربیة،فیصل عیسی البابی الحلبی۔

☆ سنن الترمذی للأمام أبی عیسی محمّد بن عیسی بن سَوْرة بن موسی بن الضحاك، الترمذی المتوفی:٢٧٩هـ۔ ،الناشر: شرکة مکتبة ومطبعة مصطفی البابی الحلبی ،مصر۔

☆ المجتبی من السنن السنن الصغری للنسائی للأمام أبی عبد الرحمن أحمد بن شعیب بن علی الخراسانی، النسائی المتوفی:٣٠٣هـ۔ الناشر: مکتب المطبوعات الإسلامیة، حلب۔

☆ المعجم الأوسط للأمام أبی القاسم سلیمان بن أحمد بن أیوب بن مطیر اللخمی الشامی الطبرانی المتوفّی:٣٦٠هـ۔الناشر :دار الحرمین -،القاهرة۔

☆ المعجم الصغیر للأمام أبی القاسم سلیمان بن أحمد بن أیوب بن مطیر اللخمی الشامی الطبرانی المتوفّی:٣٦٠هـ،الناشر :المکتب الإسلامی ،دار عمار،بیروت،عمان۔

☆ المعجم الکبیر للأمام أبی القاسم سلیمان بن أحمد بن أیوب بن مطیر اللخمی الشامی الطبرانی المتوفّی:٣٦٠هـ،دار النشر :مکتبة ابن تیمیة ،القاهرة۔

☆ فضائل القرآن للقاسم بن سلام للامام أبی عُبید القاسم بن سلّام بن عبد اللّٰه الهروی البغدادی المتوفی:٢٢٤هـ بتحقیق :مروان العطیة، ومحسن خرابة، ووفاء تقی الدین ،الناشر :دار ابن کثیر دمشق -بیروت

☆ الشریعة للأمام أبی بکر محمّد بن الحسین بن عبد اللّٰه الآجُرِّیُّ البغدادی المتوفّٰی :٣٦٠هـ۔الناشر:دار الوطن ، الریاض / السعودیة ۔

☆ الإحسان فی تقریب صحیح ابن حبان للأمام أبی حاتم محمّد بن حبان بن أحمد بن حبان بن معاذ بن مَعْبدَ، التمیمی الدارمی، البُستی المتوفی :٣٥٤هـ۔بترتیب:الأمیر علاء الدّین علی بن بلبان الفارسی المتوفی:٧٣٩هـ۔ الناشر:مؤسسة الرسالة، بیروت۔

☆ المجالسة وجواهر العلم للأمام أبی بکر أحمد بن مروان الدینوری المالکی المتوفی :٣٣٣هـ۔الناشر:جمعیة التربیة الإسلامیة البحرین۔أم الحصم ، دار ابن حزم،بیروت۔لبنان۔

☆ صحیح ابن خزیمة للأمام أبی بکر محمّد بن إسحاق بن خزیمة بن المغیرة بن صالح بن بکر السلمی النیسابوری المتوفی:٣١١هـ۔ الناشر: المکتب الإسلامی، بیروت۔

☆ المعجم للأمام أبی یعلی أحمد بن علی بن المثُنی بن یحیی بن عیسی بن هلال التمیمی، الموصلی المتوفی:٣٠٧هـ۔ الناشر:إدارة العلوم الأثریة ، فیصل آباد۔

☆ مسند أبی یعلی'أبی‌لأیعلی أحمد بن علی بن المثُنی بن یحیی بن عیسی بن هلال التمیمی ،الموصلی المتوفی:٣٠٧هـ۔ الناشر:دار المأمون للتراث، دمشق

☆ السنن الکبری للأمام أبی عبد الرحمن أحمد بن شعیب بن علی الخراسانی، النسائی المتوفی:٣٠٣هـ۔ ،الناشر:مؤسسة الرسالة ،بیروت۔

☆ مسند البزار المنشور باسم البحر الزخار للأمام أبی بکر أحمد بن عمرو بن عبد الخالق بن خلاد بن عبید اللّٰه العتکی المعروف بالبزار المتوفی:٢٩٢هـ۔ الناشر:مکتبة العلوم والحکم،المدینة المنورة۔

☆ الأدب المفرد للأمام أبی عبداللّٰه محمّد بن إسماعیل بن إبراهیم بن المغیرة البخاری المتوفی:٢٥٦هـ۔ ،الناشر: دار البشائر الإسلامیة ،بیروت۔

☆ مسند الدارمی المعروف بـ سنن الدارمی للأمام أبی محمّد عبد اللّٰه بن عبد الرحمن بن الفضل بن بَهرام بن عبد الصمد الدارمی، التمیمی السمرقندی المتوفی:٢٢٥ھ۔ ،الناشر:دار المغنی للنشر والتوزیع، المملکة العربیة السعودیة

☆ مسند الإمام أحمد بن حنبل للأمام أبى عبد اللّٰه أحمد بن محمّد بن حنبل بن هلال بن أسد الشيبانى المتوفى:٢٤١هـ الناشر:مؤسسة الرسالة۔

☆ الكتاب المصنف فى الأحاديث والآثار للأمام أبى بكر بن أبى شيبة، عبد اللّٰه بن محمّد بن إبراهيم بن عثمان بن خواستى العبسى المتوفى:٢٣٥هـ ،الناشر: مكتبة الرشد، الرياض۔

☆ مسند ابن أبى شيبة للأمام أبى بكر بن أبى شيبة، عبد اللّٰه بن محمّد بن إبراهيم بن عثمان بن خواستى العبسى المتوفى:٢٣٥هـ الناشر: دار الوطن،الرياض۔

☆ المصنف للأمام أبى بكر عبد الرزاق بن همام بن نافع الحميرى اليمانى الصنعانى المتوفى:٢١١هـ الناشر: المكتب الإسلامى،بيروت۔

☆ نوادر الأصول فى أحاديث الرسولﷺ للأمام أبى عبداللّٰه محمّد بن على بن الحسن بن بشر الحكيم الترمذى المتوفى:نحو ٣٢٠هـ الناشر: دار الجيل، بيروت

☆ الترغيب والترهيب للأمام أبى القاسم إسماعيل بن محمّد بن الفضل بن على القرشى الطليحى التيمى الأصبهانى الملقب بقوام السنة المتوفى:٥٣٥هـ الناشر: دار الحديث،القاهرة

☆ المقاصد الحسنة فى بيان كثير من الأحاديث المشتهرة على الألسنة للأمام شمس الدين أبو الخير محمّد بن عبد الرحمن بن محمّد السخاوى المتوفى:٩٠٢هـ الناشر: دار الكتاب العربى ،بيروت۔

☆ مجمع الزوائد ومنبع الفوائد للأمام أبى الحسن نور الدين على بن أبى بكر بن سليمان الهيثمى المتوفى:٨٠٧هـ الناشر :مكتبة القدسى، القاهرة۔

☆ المطالب العالية بزوائد المسانيد الثمانية للأمام أبى الفضل أحمد بن على بن محمّد بن أحمد بن حجر العسقلانى المتوفى:٨٥٢هـ الناشر: دار العاصمة، دار الغيث،السعودية۔

☆ كنز العمال فى سنن الأقوال والأفعال للأمام علاء الدّين على بن حسام الدّين ابن قاضى خان القادرى الشاذلى الهندى البرهانفورى ثم المدنى فالمكّىّ الشهير بالمتّقى الهندى المتوفى:٩٧٥هـ الناشر: مؤسسة الرسالة،بيروت۔

☆ الترغيب والترهيب من الحديث الشريف للأمام أبى محمّد عبد العظيم بن عبد القوى بن عبد اللّٰه زكّى الدّين المنذرى المتوفى:٦٥٦هـ الناشر:دار الكتب العلميّة،بيروت۔

☆ عمل اليوم والليلة سلوك النبى مع ربّه عزّ وجلّ ومعاشرته مع العباد للأمام أحمد بن محمّد بن إسحاق بن إبراهيم بن أسباط بن عبد اللّٰه بن إبراهيم بن بُدَيح، الدِّيْنَوَرِىُّ، المعروف بـ ابن السُّنِّى المتوفى:٣٦٤هـ،الناشر:دار القبلة للثقافة الإسلامية ومؤسسة علوم القرآن -جدة / بيروت۔

☆ سنن الدارقطنى للأمام أبى الحسن على بن عمر بن أحمد بن مهدى بن مسعود بن النعمان بن دينار البغدادى الدارقطنى المتوفى:٣٨٥هـ الناشر:مؤسسة الرسالة، بيروت،لبنان۔

☆ الفردوس بمأثور الخطاب للأمام شيرويه بن شهردار بن شيرو يه بن فناخسرو، أبو شجاع الديلمىّ الهمذانى المتوفى:٥٠٩هـ الناشر:دار الكتب العلمية ،بيروت۔

☆ الطبقات الكبرى للأمام أبى عبد اللّٰه محمّد بن سعد بن منيع الهاشمى بالولاء، البصرى، البغدادى المعروف بابن سعد المتوفى:٢٣٠هـ الناشر: دار الكتب العلمية ،بيروت۔

☆ المستدرك على الصحيحين للأمام أبى عبد اللّٰه الحاكم محمّد بن عبد اللّٰه بن محمّد بن حمدويه بن نُعيم بن الحكم الضبى الطهمانى النيسابورى المعروف بابن البيع المتوفى:٤٠٥هـ الناشر:دار الكتب العلمية، بيروت۔

☆ الفوائد للأمام أبى القاسم تمام بن محمّد بن عبد اللّٰه بن جعفر بن عبد اللّٰه بن الجنيد البجلى الرازى ثم الدمشقى المتوفى: ٤١٤هـ الناشر:مكتبة الرشد،الرياض

☆ حلية الأولياء وطبقات الأصفياء للأمام أبی نعيم أحمد بن عبد اللّٰه بن أحمد بن إسحاق بن موسى بن مهران الأصبهانی المتوفى:٤٣٠هـ۔ الناشر: السعادة بجوار محافظة مصر۔

☆ السنن الكبرى للأمام أبی بكر أحمد بن الحسين بن علی بن موسى الخُسرَوْجِردی الخراسانی البيهقی المتوفى:٤٥٨هـ۔ الناشر: دار الكتب العلمية، بيروت، لبنات۔

☆ شعب الإيمان للأمام أبی بكر أحمد بن الحسين بن علی بن موسى الخُسرَوْجِردی الخراسانی البيهقی المتوفى:٤٥٨هـ۔ ،الناشر :مكتبة الرشد للنشر والتوزيع بالرياض ۔

☆ تاريخ دمشق للأمام أبی القاسم علی بن الحسن بن هبة اللّٰه المعروف بابن عساكرالمتوفى:٥٧١هـ۔ الناشر:دار الفكر للطباعة والنشر والتوزيع۔

☆ موطأ مالك برواية محمد بن الحسن الشيبانی للإمام مالك بن أنس بن مالك بن عامر الأصبحی المدنی المتوفى١٧٩هـ بتعليق وتحقيق: عبد الوهاب عبد اللطيف ، الناشر :المكتبة العلمية ۔

☆ كشف الخفاء ومزيل الإلباس المؤلف :إسماعيل بن محمد بن عبد الهادی الجراحی العجلونی الدمشقی، أبو الفداء (المتوفى١١٦٢هـ۔ الناشر :المكتبة العصرية تحقيق :عبد الحميد بن أحمد بن يوسف بن هنداوی ۔

☆ الكتاب :الأحاديث المختارة أو المستخرج من الأحاديث المختارة مما لم يخرجه البخاری ومسلم فی صحيحيهما للإمام ضياء الدين أبو عبد الله محمد بن عبد الواحد المقدسی المتوفى :٦٤٣هـ بدراسة وتحقيق : معالی الأستاذ الدكتور عبد الملك بن عبد الله بن دهيش ،الناشر :دارخضر للطباعة والنشر والتوزيع، بيروت، لبنان۔

☆ السنن الصغير للبيهقی للامام أبی بكر أحمد بن الحسين بن علی بن موسى الخُسرَوْجِردی الخراسانی البيهقی المتوفى:٤٥٨هـ

☆ بتحقيق :عبد المعطی أمين قلعجی ، دار النشر :جامعة الدراسات الإسلامية، كراتشی ۔ باكستان ۔

☆ الجمعة وفضلها للامام أبی بكر أحمد بن علی بن سعيد بن إبراهيم الأموی المروزی المتوفى : ٢٩٢هـ بتحقيق :سمير بن أمين الزهيری الناشر :دار عمار، عمان۔

شانِ الوہیت و تقدیسِ رسالت کا امین

جمعیّت اشاعتِ اہلسنّت پاکستان
کی ایک دلکش کاوش

کوثر و تسنیم سے دھلے الفاظ، مشک و عنبر سے مہکا آہنگ



عشق و ادب کی حلاوتوں کا ماخذ

ترجمہ قرآن
کنز الایمان

اعلیٰ حضرت امام اہلسنّت امام احمد رضا علیہ الرحمہ

اب پشتو زبان میں دستیاب ہے

